بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۷ | ۱۱ر فتح ۱۳۳۷ ہش | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ | ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۸

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ر دسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ احباب کو معلوم ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو معمول سے کہیں بڑھ کر کام کرنا ہوگا اور بہت وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں معروف رہنا ہوگا۔ اس لئے احباب ان دنوں میں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو طاقت و ہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۶ر دسمبر اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل لاہور سے ربوہ تشریف لائیں۔ پچھلے دنوں انفلوئنزا کے باعث آپکی طبیعت بہت ناساز رہی اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے البتہ کھانسی کی کچھ تکلیف ابھی باقی ہے احباب خاص توجہ اور التزام سے سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۹ر دسمبر حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحب کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی سیدہ موصوفہ لاہور گنگا رام ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں اللہ تعالیٰ کامل شفا بخشے۔ آمین — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ

ناروے اور سویڈن میں احمدیہ مشن کی کامیاب تبلیغی مساعی

(از مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا)

۲۸ر اگست ۱۹۵۸ء بروز جمعرات سکنڈے نیویا مشن سٹاک ہالم سے منتقل کر کے اوسلو میں قائم کیا گیا۔ اوسلو میں آتے ہی ناروے کے سب سے بڑے روزنامہ میں ایک مفصل انٹرویو مشن کے متعلق شائع کیا گیا۔ اس کے معاً بعد ایک پبلک اجلاس بلایا گیا۔ جس کے لئے ذاتی دعوت نامے اور اخبار میں اعلان کے ذریعہ عوام کو دعوت دی گئی۔ جلسہ خدا کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ جلسہ کی کارروائی تقریباً تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد خاکسار کو ہیگ کانفرنس میں شمولیت کے لئے جانا پڑا۔ اور وہاں بھی ایک تقریر کا موقع ملا۔ واپسی پر ڈنمارک کچھ عرصہ کے لئے قیام کیا گیا۔ وہاں ایک عام اجلاس بلایا گیا۔ اخبار میں اعلان ہوا اور کالجوں، سکولوں اور معروف اداروں کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اجلاس میں خدا کے فضل سے کافی حاضری تھی۔ جس میں طالب علم اور پادری بھی شامل ہوئے۔ اور انہوں نے تقریر کے بعد بہت سے سوالات کئے۔ خاکسار کی تقریر کے علاوہ مسٹر ٹیڈ ہنسن (محمد عبد السلام صاحب) نو احمدی نے بھی معجزات قرآن مجید پر بڑے اچھے پیرایہ میں تقریر کی۔ اس موقعہ پر ڈنمارک کے سب سے بڑے اخبار نے خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اور تفصیل کے ساتھ نمایاں جگہ پر شائع کیا۔ دو تقریریں ایک پبلک سکول میں کرنے کا موقع ملا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے خطوط اب تک آ رہے ہیں۔ ڈنمارک کے پانچ مشہور اخبارات نے خاکسار کی تقریر کے خلاصہ کو شائع کیا۔ اور بعض اخبارات نے انٹرویو بھی لئے جب اخبارات کو علم ہوا کہ ڈنمارک کے بعض مقامی لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ اور

وہ باقاعدہ نماز و روزہ کی پابندی کرتے ہیں۔ تو ان کی دلچسپی اور بڑھی۔ اور انہوں نے ہمارے نومسلم بھائی کا ایک مفصل انٹرویو اپنے خاص ایڈیشن میں شائع کیا۔ جس میں تفصیل کے ساتھ تعلیمات اسلامی کا ذکر کیا۔ پھر یہ دلچسپی یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ سٹیٹ ریڈیو نے درخواست کی کہ ہمارے نومسلم بھائی ریڈیو پر مذہبی مذاکرہ میں حصہ لیں۔ چنانچہ ہمارے نومسلم بھائی نے سٹیٹ پادری کے ساتھ ریڈیو پر مذہبی مذاکرہ میں حصہ لیا۔ مذاکرہ کا موضوع "نجات" تھا۔ اس مذاکرہ کے بعد بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں کے خطوط آنے شروع ہوئے۔ جن میں بعض پادری اور ڈاکٹر ہیں۔ اسلام کے اس طرح کے عام چرچا سے سویڈن میں بھی بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی۔ چنانچہ سویڈن میں بھی ایک نومسلم کا انٹرویو شائع ہوا جس کے معاً بعد ریڈیو نے مذہبی مذاکرہ کے لئے دعوت دی۔ خدا کے فضل سے ہمارے نومسلم بھائی نے بڑی کامیابی کے ساتھ اس تبلیغی موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں نومسلموں کو نماز کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ اور قرآن مجید ناظرہ پڑھایا گیا۔ نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ ڈنمارک سویڈن، فن لینڈ اور ناروے کی تمام مشہور لائبریریوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام، اسلامی اصول کی فلاسفی، اور لائف آف محمدؐ کے نسخے تقسیم کئے گئے اور سویڈن کے مشہور مستشرق کو جو تاریخ اسلام پر لکچر دینے والے تھے کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" پیش کی گئی۔ اس سے قبل بھی ان کے مطالبہ پر اسلام کا لٹریچر انہیں دیا گیا ۱۹۵۶ء میں انہوں نے تاریخ ادیان پر ایک مشہور کتاب سویڈش زبان میں لکھی تھی۔ یہاں کے عوام کو ایک بڑی دلچسپی

اور تعجب کی بات نظر آتی ہے کہ نومسلم دوسرے عیسائی لوگوں کی طرح طالب علم، استاد یا دفتروں میں کام کرنے کے باوجود پانچ وقت نماز کی پابندی کس طرح کرتے ہیں۔ مثلاً اوسلو کے ایک طالب علم کے متعلق ایک پریس نوٹ شائع ہوا کہ یہ نومسلم طالب علم باقاعدہ رمضان میں روزے رکھتا رہا ہے اور نماز کا اتنا پابند ہے کہ جب ظہر اور عصر کی نماز کا وقت سکول میں آتا ہے تو استاد سے اجازت لے کر نماز کے لئے کلاس روم سے باہر چلا جاتا ہے۔ اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرتا ہے۔ ایک سویڈ نومسلم کے متعلق پریس نوٹ شائع ہوا کہ جب اسے واجبی فوجی تعلیم کے لئے فوج میں داخل ہونا پڑا۔ تو سویڈن کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ اس نوجوان نے براہ راست بادشاہ سے نماز کو صحیح اوقات پر ادا کرنے کے لئے رخصت کی درخواست کی۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ جب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سٹاک ہالم تشریف لائے اس وقت یہ نوجوان فوج میں تھا۔ اور کسی قسم کی رخصت لینا اس کے لئے بہت مشکل تھا۔ اس نے حکومت سے درخواست کی کہ میرے مذہبی امام کا بیٹا سٹاک ہالم آیا ہوا ہے۔ لہذا انکی ملاقات کے لئے رخصت دی جائے۔ چنانچہ ان کی رخصت اس بناء پر منظور ہوگئی ہمارے نومسلم دوست نہ صرف یہ کہ نماز روزہ اور چندہ میں باقاعدہ ہیں۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لئے بھی بہت اخلاص اور غیرت رکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے اتفاق سے خاکسار نے ایک نو احمدی دوست سے پوچھا کہ اگر ان کے پاس اسلامک ریویو شائع شدہ ووکنگ کا تازہ پرچہ ہو تو دیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ عرصہ ہوا انہوں نے بند کر دیا ہے

اور کہا کہ میں نے چندہ دیا ہوا تھا۔ لیکن جب میں نے اسلامک ریویو میں ایسا مضمون پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے خلاف لکھا گیا تھا۔ تو میں نے درخواست کی کہ اسے میرے نام پر بھیجنا فوراً بند کر دیں۔ اس عرصہ میں خدا کے فضل سے بہت سے مستشرقین کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملا۔ حال ہی میں ایک نئی کتاب (Mohammad and The Islamic Tradition) پڑھنے کا موقع ملا۔ یہ کتاب اسی سال پہلے فرنچ میں طبع ہوئی تھی۔ اور اس کے معاً بعد gam. M. watt نے اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس کا انداز بیان اچھا ہے۔ مصنف کا عام طرز بیان قابل تعریف اور ہمدردانہ ہے۔ کم از کم گب اور گولڈزیہر سے اچھا ہے۔ کوپن ہیگن کی لائبریری میں ایک کتاب احمدیت کے متعلق جو ایک عیسائی پادری نے لکھی ہے دیکھنے کا موقع ملا۔ اس کا ایک حوالہ درج ذیل ہے۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقل) آپ ہر وقت اور بار بار اپنی وحی اور صداقت کی خاطر ہر چیز کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار تھے۔ اور آپ کا ایسا کرنا آپکے غیر معمولی اطمینان قلب کی نشانی ہے اور ایسی علامات ایسے ہی صاف ضمیر کے آدمی سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ جو دل کی گہرائیوں سے صداقت پر قائم ہو۔ اس بارے میں اپنی وحی اور پیشگوئیاں اور بہت سے دیگر امور میں انسان واضح طور پر اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ آپ بھی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقل) اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دونوں کی ذہنی ساخت بہت سے اہم مسائل میں ایک دوسرے سے بالکل مشابہہ اور مماثل ہے۔"

(احمدیہ تحریک، مصنفہ پادری کرسٹوفرسن مطبوعہ کوپن ہیگن ۱۹۲۹ء صفحہ ۲۲-۲۳)

عرصہ زیر رپورٹ میں وسیع پیمانے پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ایک ایونننگ کالج میں جب اسلام کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ تو وہاں پر بھی لٹریچر تقسیم ہوا۔ بہت سے دوست اسلام سے دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت اسلام کی بھی

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ــــــ مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۸ء

سائنٹیفک نظریہ کے ساتھ ساتھ روحانی نظریہ

کلکتہ میں آچاریہ جگدیش چندر بوس کے جنم دن کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے فرمایا کہ "موجودہ زمانہ کا سب سے بڑا معمہ یہ ہے کہ سائنس کی حیرت انگیز کامیابیوں کے باوجود یہ دنیا کو تباہی کے کنارے پر لے آئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر سائنس کی پیش قدمی کو روکنے کی کوشش کی گئی تو اس کا نتیجہ بھی خراب ہوگا اس کا بہترین حل یہی ہے۔ کہ سائنٹیفک نظریہ کے ساتھ ساتھ روحانی نظریہ بھی شامل کیا جائے۔"

(پرتاپ جالندھر ۲۵ر۱۱ر۵۸)

ہندوستان کے بہت بڑے سیاست دان کی زبان سے ایسے کھلے الفاظ درحقیقت روحانیت کی مادیت پر بہت بڑی فتح ہے۔ کوئی زمانہ تھا جبکہ مذہب اور روحانیت کو انسان کا نجی معاملہ قرار دیا جاتا تھا۔ اور روحانی قدروں کو مسجد، مندر اور گرجا تک محدود کئے جانے پر زور دیا جاتا تھا۔ مگر انہی سیاستدانوں کو کئی قسم کے جھنجھوڑے دیئے کے بعد زمانہ نے اپنے قدیمی نظریہ کو یکسر بدلنے پر مجبور کر دیا۔ گویا پچھلی اچھی طرح پھر حیات کرا رہی ہے۔ دنیا نے بخوبی تجربہ کر لیا ہے کہ مادی ترقیات کے ساتھ ساتھ کچھ اور قدروں کو بھی ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ تا انسانیت ہمہ جہت آگے بڑھے۔ اور جسمانی اور روحانی دونوں طور سے انسان اپنی زندگی کو زیادہ مفید اور کار آمد بنائے اور اس دنیا میں آنے کا مقصد پالے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان دو چیزوں جسم اور روح کے مجموعہ کا نام ہے۔ مگر ہمارے سیاستدانوں اور مادی دانشوروں نے اس کے صرف ایک ہی حصّہ پر زیادہ زور دیا جس کا نتیجہ آج نہایت بھیانک صورت میں سب کے سامنے ہے۔ اور آج بڑے سے بڑا سائنس دان بھی اپنی بڑی سے بڑی ایجادات پر مطمئن ہونے کی بجائے متفکر ہے۔ کہ شاید ہی اُن کی ایجادات انسانیت کے لئے کسی حد تک کار آمد اور مفید نکلیں بلکہ اس کے برعکس ہر شخص ان کے ہیبت ناک نتائج سے لرزاں و ترساں ہے۔ کیونکہ انسان نے اپنی مادی ترقی کے باعث اپنی تباہی کے جس قدر اسباب اس وقت جمع کر لئے ہیں اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں کر پایا۔

درحقیقت سیاسی دانشوروں کی یہ بہت بڑی غلطی تھی کہ انہوں نے سائنس کو مذہب سے جُدا سمجھا اور مذہب سے ایسے بدکے کہ اس کا نام سنتے ہی کانوں پہ ہاتھ رکھنے لگے۔ حالانکہ سچے مذہب اور صحیح تجرباتی سائنس میں کبھی بھی تصادم کی صورت نکل ہی نہیں سکتی۔ اس لئے کہ سائنس خدا کا فعل ہے اور مذہب اُس کا قول۔ جب ایک عقلمند کا قول اس کے فعل سے مخالف نہیں ہو سکتا تو یہ بات کیونکر باور کی جا سکتی ہے کہ حکیم مطلق کے قول و فعل میں تخالف ہو۔ اور جب اس بات کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ اس کائنات کو معرض وجود میں لانے والا کوئی ہے اور اسی کے کرشمہ سے اس دنیا کا سارا نظام چل رہا ہے تو بموجب فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ضروری ہے۔ کہ اس کے فعل سے اُس کا قول ہر رنگ میں مطابقت رکھے۔

انسان دو چیزوں جسم اور روح کا مجموعہ ہے اسلام کی پاک کتاب قرآن مجید نے بار بار جسمانی امور کو روحانی امور کے لئے لازمہ ضروریہ کے طور پر بیان کیا ہے۔ اور مختلف امثلہ کے ذریعہ اس بات پر زور دیا ہے کہ روحانی نظام کی تکمیل کے لئے جسمانی نظام کی رعایت ازبس ضروری ہے۔ اسی وجہ سے قرآن پاک میں زمین و آسمان کے تغیّرات پر غور و فکر کرنے کی خاص تاکید کی گئی ہے۔

عجیب بات ہے کہ ادھر مادہ پرستوں نے بزعم خود مذہب کو خیرباد کہہ کر مادی دنیا میں عظیم ترقیات کے دروازے کھولنے میں ہی انسانی زندگی کا کمال خیال کیا۔ اور مادی ترقیات کا معاملہ اس حد تک آگے بڑھا یا۔ کہ قومی، نسلی، طبقاتی اور ملکی برتری کے الگ الگ نظریات نے عالمگیر کشمکش اور بے اطمینانی کی وہ کیفیت پیدا کر دی جس کا منظر اس وقت دنیا کے سامنے ہے۔ دوسری طرف بعض لوگوں نے روحانیت میں کمال حاصل کرنے کے لئے دنیا کو بالکل چھوڑ دینے کا نظریہ بنا لیا اس طرح افراط و تفریط کی دو غیر قدرتی راہیں نکال لی گئیں۔

اس کے برعکس اسلام نے جو اس زمانہ میں ایک سچے اور پکے مذہب کی نمائندگی کا دعویدار ہے بین بین رستہ اختیار کیا کہ محض دنیا کو ترجیح دینا بھی درست نہیں اور نہ اُس سے کلی منہ موڑ لینا۔ سب سے بلکہ کہا

لا تنس نصیبک من الدنیا واحسن کما احسن اللہ الیک

کہ ایک انسان بیشک دنیا بھی کمائے مگر اس صورت میں کہ اپنے دین اور روحانیت کا حصہ نظر انداز نہ کرے صاف ظاہر ہے کہ جب انسان کو اس دنیا میں رہنا ہے تو اس کے لئے یہ بات کیونکر ممکن ہے کہ اس کے جملہ علائق سے یکسر منہ موڑ لے۔ ہاں انسانی کمال اسی بات میں ہے کہ دنیوی علائق سے حصہ دار بنتے ہوئے اپنی روحانیت کے ضروری حصہ کا خیال رکھے تا اس کی زندگی ہمہ جہت مکمل اور مفید بن کر اُسے مقصد حیات کے پا لینے میں سہولت رہے۔

رہا یہ سوال کہ وہ کونسی سچی روحانیت ہے جس کے ذریعہ سائنس کی حیرت انگیز ترقیات بجائے دنیا کو تباہی کی طرف لے جانے کے اس کی بدولت امن و سلامتی کا موجب بن جائیں اور پھر اس روحانیت کو دنیا میں رائج کرنے کے کون سے وسائل اور ذرائع ہیں؟

سو واضح ہو کہ حقیقی اور سچی روحانیت کی تلاش کے لئے سرچشمہ روحانیت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تا کہ انسان کے دل سے دنیا کی محبت سرد ہو کر خدا کی محبت بھڑک اُٹھے۔ گویا ایک طرف انسان کو خدا کی ہستی پر نہایت پختہ یقین ہو اور دوسری طرف اپنے اعمال کی جوابدہی اور بازپرس کا خوف ہو کیونکہ یہی دو بڑے ذریعے اصلاح کی طرف متوجہ کرنے والے ہیں۔

اگر سوچا جائے تو اس وقت دنیا میں عالمگیر بگاڑ کی بڑی اور واحد وجہ یہی ہے کہ دلوں سے خشیت اللہ یکسر مٹ گئی ہے اور بدی اور بداعمالی کے باوجود انسان اپنے اعمال کی پاداش سے کلی بے پرواہ ہے۔ درحقیقت انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی خشیت اور زندہ خدا پر کامل یقین کے نتیجہ میں عالمگیر اتحاد و اتفاق کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ دوسروں پر بے جا برتری قومی ملکی اور نسلی فوقیت کے تمام دعاوی ختم ہو جاتے ہیں۔ انسانیت کا اصل مقام لوگوں کے سامنے آجاتا ہے۔ ورنہ آج کا مہذب انسان کسی خونخوار درندے سے کچھ مختلف نہیں۔ وہ دوسرے کے حقوق کو ہضم کر جانا چاہتا ہے۔ اور ہر قسم کے آرام و آسائش کے سامان اپنے لئے مخصوص کر لینا چاہتا ہے۔

جب ایسے طبقاتی نظریات میں تبدیلی آ سکے گی۔ اور نیشنلزم کی لعنت سے خلاصی پا کر الحمد للہ رب العلمین اور رحمۃ للعالمین بالفاظ دیگر سچے جگت کے نظریے کار فرما ہوں گے تو ایثار و قربانی کے جذبے ہوتے جذبے انسانیت کے اندر سے خود بخود اُبھریں گے اور بجائے دوسروں کی روٹی چھین لینے کے خود بھوکا رہ کر دوسروں کو سیر کرنے میں اپنے لئے لطف پائیں گے۔ دوسروں کے ملکوں پر قبضہ کر کے ان کے منافع پر تسلط جمانے کی بجائے خود اپنی ہی چیزوں سے دستبردار ہونے میں لذت محسوس کریں گے۔ اور حق طلبی سے زیادہ ادائیگی فرض کی طرف توجہ ہوگی تب یہی ایٹمی توانائی کے کارخانے تباہی و بربادی کے سامان تیار کرنے کے بجائے خود بخود انسانی فلاح و بہبود کے سامان تیار کرنے لگیں گے۔

مگر ظاہر ہے کہ ایسا امن بخش انقلاب دنیوی لیڈروں اور اس زمانہ کے سیاستدانوں کا کام نہیں اور نہ اُن کے بس کا یہ روگ ہے روحانی اصلاح کا کام تو وہی کر سکتا ہے جو قومی اور ملکی حد بندیوں سے بالا ہو اور آسمان روحانیت تک وہی پہنچ سکتا ہے جو آسمان سے آئے۔ بنی نوع انسان کی وہی سچی ہمدردی کر سکتا ہے جو مادی منفعت سے بالا ہو کر اپنے اندر ایثار و قربانی کا جذبہ رکھتا ہو جس میں مخلوق خدا کے لئے قوت جاذبہ ہو۔ یہ صفات خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں ہوتی ہیں نہ کہ اُن کے کرنے ہے جو اس کوچہ میں قدم رکھے اور بہتے دریا کے رُخ کو موڑ دے؟ اگرچہ جب سے یہ دنیا بنی وقتاً بعد وقتٍ ہر زمانہ میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوتا رہا ہے۔ اور گو ازمنہ ماضیہ میں ان کا دائرہ بہت ہی محدود رہا ہے۔ لیکن دنیا کے ارتقائی منازل کو طے کر لینے پر ایک عالمگیر انقلاب کی بنیاد آج سے چودہ سو سال پہلے پڑی اور اس کا ایک بڑا نمونہ ایک مرتبہ یہ دنیا دیکھ چکی ہے۔ ہماری مراد اس سے اسلام کے ذریعہ لایا ہوا روحانی انقلاب ہے۔

حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خالص روحانی اقدار پر سب سے پہلے سرچشمہ روحانیت سے علم پا کر ساری دنیا کو ایسی تعلیم سے روشناس کیا جو اُن کی جملہ ضروریات جسمانی و روحانی کو پورا کرنے والی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے عمل کے ذریعہ اس کا نمونہ دکھایا اور اس طرح ایک بابرکت انقلاب پیدا کر کے دکھایا۔ آخر وہ عرب کے وحشی اور غیر مہذب ہی تو تھے جو حضور کی پاک صحبت اور پاک تعلیم اور قوت قدسی سے دنیا کے معلم بن گئے۔ آپ نے مبعوث ہوتے ہی ساری دنیا کو خطاب کیا اور فرمایا:-

یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔

اور دنیا کے خالق و مالک نے آپ کی بعثت کی غرض ہی دنیا پر اپنی رحمت ابدی کے نزول کو قرار دیا اور فرمایا:- (باقی صفحہ پر)

حضرت اقدس مسیح محمدی علیہ السلام کے بیان فرمودہ

پر معارف نکات

(مرتبہ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد لاہور)

خداوند سبوح و قدوس کے پیارے انبیاء تلامیذ الرحمٰن ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سبق وہ خود اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں۔ اسلئے دنیا جہان کے علوم کے منتہی بھی ان کے مقابلہ میں اپنی سپر ڈال دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نہ کسی مشہور عالم سے کسی علم کی تکمیل فرمائی۔ نہ کسی مشہور علمی ادارہ کے نصاب کو سالہا سال تک متعلم بن کر پاس کیا۔ لیکن حضور نے اپنی عربی۔ فارسی۔ اردو نظم و نثر پر مشتمل تصنیفات میں علم و عرفان کے جو خزانے طالبان معرفت کے لئے چھوڑے ہیں۔ ان سے گذشتہ پون صدی سے علم و معرفت کی پیاسی روحیں سیراب ہو رہی ہیں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ انشاء اللہ چلتا ہی چلا جائے گا۔ خاکسار قارئین کرام کی خدمت میں حضور کے بعض علمی و فقہی نکات پیش کر کے دیگر اہل علم احمدی احباب سے بھی یہ استدعا کرتا ہے کہ وہ حضور کے فرمودہ کلمات طیبات اور مؤثر تصانیف سے ایسے گوہر ہائے شہوار جمع کر کے وقتاً فوقتاً شائع فرماتے رہیں۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان ؎

چوں حاجتے بود بہ ادیب دگر مرا
من تربیت پذیر ز رب مہیمنم

اور ؎

دگر استاد را نامے نہ دانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

کے مطابق اس آخری زمانہ میں "رب مہیمن" کے اس تربیت یافتہ وجود اور دبستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طالب علم کی شان ارفع و اعلیٰ کا اظہار ہو۔

۱۔ حضرت شیخ نور احمد صاحب امرتسری رضی اللہ عنہ جو امرتسر میں مطبع ریاض ہند کے مالک تھے اور جنہوں نے سب سے پہلے براہین احمدیہ ہر چہار جلد کا پہلا حصہ پادری رجب علی کے پریس سفیر ہند میں ۱۸۸۰ء میں اپنے اہتمام سے چھاپا تھا۔ اور پھر دوسرا۔ تیسرا اور چوتھا حصہ اپنے پریس میں۔ بیان فرماتے ہیں کہ جب براہین احمدیہ کی تیسری جلد چھپ رہی تھی تو حضرت اقدس علیہ السلام تن تنہا حساب فہمی کے لئے امرتسر تشریف لائے۔ حضرت شیخ صاحب نے حضور کے اس زمانہ اور بعد میں بحکم الٰہی دعویٰ مسیحیت خاص کو امرتسر کے مباحثہ "جنگ مقدس" کے تفصیلی حالات ایک رسالہ بنام نور احمد میں تحریر فرمائے ہیں۔ آپ نے ایک جگہ حضور کی نکتہ آفرینی اور حاضر جوابی کا یہ واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ فیروز پور سے واپسی پر حضور چند روز کے لئے امرتسر ٹھہرے تو حضور کے ورود مسعود کی خبر فوراً سارے شہر میں پھیل گئی۔ اور آپ کے دعویٰ کے متعلق سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک شخص اٹھا اور سوال کیا "یا حضرت مولود شریف کی مجالس جو آج کل ہوتی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجھے اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کے اظہار کیلئے مبعوث کیا گیا!

"اسوقت جو ضرورت ہے۔ وہ یقیناً سمجھ لو کہ سیف کی نہیں۔ بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں۔ اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت ان اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو اسلام پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں۔ تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازہ میں تین ہزار ہوئی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو تعداد اور بھی بڑھ گئی ہوگی۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اسلام کی بناء ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں۔ مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ اعتراضات کی تہ میں دراصل نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے۔ وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں۔ اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔

الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ کس قدر بیوقوفی ہوگی۔ کہ ہم ان سے لٹھم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں۔ میں تمہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اگر کوئی اسلام کا نام لیکر جنگ و جدال کا طریق جواب میں اختیار کرے تو وہ اسلام کو بدنام کرنیوالا ہوگا! اور اسلام کا کبھی ایسا منشاء نہ تھا کہ بے مطلب اور بلا ضرورت تلوار اٹھائی جائے۔ اب لڑائیوں کی اغراض جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے فن کی شکل میں کر دینی نہیں رہیں۔ بلکہ دنیوی اغراض ان کا موضوع ہو گیا ہے۔ پس کس قدر ظلم ہوگا۔ کہ اعتراض کرنے والے کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جائے۔ اب زمانہ کے ساتھ حرب کا پہلو بدل گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں۔ اور نفوس کا تزکیہ کریں۔ راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اصول ہے۔ اور اگر مسلمان صرف قیل و قال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں۔ تو یہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ لاف و گزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا۔ وہ حقیقی تقویٰ چاہتا ہے اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ؀

(ملفوظات ص ۵۸-۵۹)

وسلم کی پیدائش کا ذکر آتا ہے تو لوگ تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ فعل جائز ہے یا نہیں۔ آپ نے سنکر فرمایا۔ **جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر آ جائیں وہ بیشک کھڑا ہو جائے۔** یہ جواب باصواب سن کر تمام حاضرین پر سکوت کا عالم طاری ہو گیا۔ اور پھر کسی نے اس بارہ میں حضور سے مزید کچھ نہ پوچھا۔

۲۔ دوسرا واقعہ (شیخ صاحب لکھتے ہیں) جب ازالہ اوہام میرے مطبع ریاض ہند میں چھپ رہی تھی تو میں اس میں پڑھ کر کہ مردے زندہ ہو کر نہیں آتے۔ اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی حقیقی مردہ کو زندہ کیا تھا۔ تو مجھے بظاہر قدیم عقیدہ کی بناء پر تعجب ہوا کہ حضرت صاحب نے یہ بات کیسی لکھی۔ گو میں نے اس بات کو تسلیم تو کر لیا لیکن کوئی دلیل میرے پاس نہ تھی۔ خیال گذرا! مولوی لوگ یہ بات معلوم کر کے مجھے تنگ کریں گے کہ دیکھو تمام علماء کے موجودہ عقیدہ کے خلاف کیا لکھ دیا۔ پس میں اسی وقت تحقیق کی نیت سے لدھیانہ پہنچا۔ کیونکہ حضور وہاں سے ازالہ اوہام کا مسودہ لکھ کر چھپنے کے لئے بھیج رہے تھے۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی بعد سلام مسنون فرمایا۔ کہ کتاب کی بڑی ضرورت ہے۔ آپ کیوں چلے آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے۔ وہ پوچھ کر آج ہی واپس چلا جاؤں گا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ کیا مسئلہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ وہ یہ کہ آپ نے ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ کوئی مردہ زندہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے کسی مردہ کو زندہ کیا۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف پر تو ہر ایک مسلمان کا یقین اور ایمان ہے۔ کہ یہ کامل کتاب ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اگر کوئی مردہ زندہ ہونا ہوتا یا زندہ ہو سکتا تو قرآن کریم ورثہ اور ترکہ میں اس کا حق ضرور رکھتا جب کہ زندوں کا حق رکھا۔ قرآن کریم تو حکم دیتا ہے کہ جب کوئی مسلمان مر جاوے۔ تو اس کی جائیداد وارثوں میں تقسیم کر دی جائے۔ حتیٰ کہ اس کی بیوی کو بھی اجازت ہے کہ عدت گذارنے کے بعد وہ جہاں چاہے نکاح کر سکے۔ تب تمہارے شہر کے فلاں بہادر محدث و رئیس جو فوت ہو گئے ہیں۔ اگر وہ کسی کی دعا سے زندہ ہو جائیں تو ان کے حق میں قرآن کا کیا فیصلہ ہے اور بیوی و جائداد کی دوبارہ تقسیم کیونکر ہوگی ... کیا

حق ہے۔ قرآن کریم نے تو مردہ کا کوئی حق نہیں رکھا اب نعوذ باللہ یا تو قرآنی تعلیم کو ناقص ماننا پڑے گا کہ جس نے موت کے بعد زندہ ہونے والوں کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا یا پھر یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ جسمانی طور پر مرنے والے کبھی زندہ ہو کر دنیا میں کبھی واپس نہیں آتے۔ میری تو یہ جواب سنکر تسلی ہو گئی۔

۳۔ تیسرا واقعہ۔ جنگ مقدس کے مناظرہ میں جب حضرت اقدسؑ نے آتھم کے مقابلہ میں یہ اصول پیش کیا کہ ہر آسمانی کتاب کا فرض ہے کہ وہ دعوے بھی خود کرے اور اس کی صداقت کے دلائل بھی خود مہیا کرے نہ یہ کہ دعوے تو اپنی کتاب سے پیش کیا جائے اور دلائل کے لئے باہر سے خیرات مانگی جائے اور آسمانی کتاب اپنے نفس میں دلائل سے عاجز ہو۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضورؑ کی طرف سے یہ عظیم الشان بات سُنی تو میں خوشی اور مسرت سے معمور ہو گیا۔ اور میں نے کہہ دیا کہ بس حضرت اقدس کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ ان اصول نے عیسائیوں کے صلیبی مذہب کو پاش پاش کر دیا۔ کیونکہ چاروں اناجیل کے اندر موجودہ عیسائیوں کے مخصوص عقائد کا دلی تو کھلا کھلا دعوے ہی نہیں اگر کھینچ تان کر مبہم الفاظ سے دعوے نکالا جائے تو دلائل کا تو نام و نشان ہی نہیں ملتا۔

۴۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کتب میں عیسائیوں کے اس عقیدہ کا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کی نجات کے لئے صلیب کی لعنتی موت قبول کی عجیب طریق سے رد فرمایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ لعنت کا مفہوم تو یہ ہے کہ ملعون شخص خدا تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ اور شیطان جو ملعون ہے اس کے ساتھ جا ملے تو جیسے شیطان خدا سے دور خدا کی رحمت سے دور ہے اور کسی دوسرے کی سفارش نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی وہ شخص جو شیطان کا ساتھی بن گیا۔ وہ کس طرح کسی کے گناہ بخشوا سکتا ہے۔ یہ بھی حضرت اقدس علیہ السلام کا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر بہت بڑا احسان ہے۔ کہ آپ نے ان کو صلیب کی لعنتی موت سے بچا لیا اور اس عقیدہ کے عقلی و منقول دلائل دیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء کی طرح [illegible]

طرح مقدس و مطہر وجود ثابت کیا۔

۵۔ جب جنگ مقدس کے مناظرہ میں حضورؑ نے الوہیت مسیح کی تردید میں یہ لکھوایا کہ ایک عاجز اور ناتوان انسان کو تم خدا بنا رہے ہو۔ جو عورت کے پیٹ میں نو ماہ رہکر اور خون حیض سے پرورش پاکر دوسرے عام انسانوں کی طرح پیدا ہوا۔ کیا ایسا وجود بھی خدا ہو سکتا ہے۔ تو عیسائی مناظر دم بخود ہو گئے۔ اور پھر اس کے جواب میں پادری عبداللہ آتھم کو لاجواب ہو کر یہ تسلیم کرنا پڑا کہ مسیح تیس برس تک عام انسانوں کی طرح تھا جب اس پر روح القدس نازل ہوا۔ تو مظہر اللہ کہلایا۔ اس پر حضرت نے جواب الجواب لکھوایا کہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح انسان اور نبی تھے۔ جب کسی انسان پر روح القدس نازل ہوتا ہے۔ تو مظہر اللہ یعنی نبی بن جاتا ہے۔ یہ بات سن کر عیسائیوں کے رنگ زرد ہو گئے۔ اور ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک گھبرا گئے اور آتھم صاحب بھی گھبرا اُٹھے اور عیسائیوں نے آتھم صاحب سے فوراً کہا کہ یہ آپ نے کیا لکھوا دیا تو آتھم صاحب نے جواب دیا کہ میں اور کیا لکھواتا جو لکھوانا چاہئیے تھا لکھوا دیا۔ میں بیمار ہوں مجھے چھوڑ دو۔ تم جو چاہو لکھواؤ۔ . . . . . .
اس کے بعد آخری دنوں پھر ڈاکٹر مارٹن کلارک بحث کے سامنے بیٹھے گئے۔

۶۔ ایک جگہ حضورؑ نے ملفوظات میں یہ عجیب نکتہ لکھا کہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ میں اموال کے لفظ کے اندر عورتیں بھی شامل ہیں اور اس کی حکمت یہ ہے کہ اول بیویاں مال و دولت خرچ کرنے کے بعد نکاح کی جاتی ہیں۔ گویا ان کا وجود مجسم مال ہے۔ دوسرے عورتیں مستورات ہیں۔ یعنی پردہ کے اندر رہنے والا وجود ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کا ذکر پردہ کے اندر ہی کیا ہے یعنی اموال کہ ایک تو ظاہری اموال کا ذکر کر دیا۔ دوسرے بیویوں کا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اموال اور اولاد کے علاوہ بیویوں کے ذریعہ بھی انسانوں کے بڑے بڑے امتحان لئے جاتے ہیں۔ جن میں بعض فیل بھی ہو جاتے ہیں۔

ولادت

قادیان یکم دسمبر ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش قادیان کے ہاں بچی پیدا ہوئی اللہ تعالیٰ نو مولودہ کو نیک صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین بچی اور اسکی والدہ کی صحت کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ حسب دستور سابق امسال بھی ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۸ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اس مبارک جلسہ کا جو تقریری پروگرام اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے۔ احباب کی دلچسپی کیلئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ملکی حالات کے ماتحت ہندوستان کے بیشتر احباب اپنے محبوب آقا امام ہمام کے روح پرور خطاب کو براہ راست سننے سے معذور ہیں تاہم اس پروگرام کی تفصیل یقینی طور پر ان کے لئے روحانی مسرت کا موجب ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ تقریب خیر و خوبی سے انجام پائے۔ اپنے فضل سے اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۸ء (بروز جمعہ)

پہلا اجلاس

وقت	موضوع	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر	سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ذکر حبیب	حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	مذہبی رواداری	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج
۱۱-۴۵ تا ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ تا ۱-۴۵	نماز جمعہ و عصر	

دوسرا اجلاس

وقت	موضوع	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ تا ۲-۴۵	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام	جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
۲-۴۵ تا ۳-۳۰	تبلیغ اسلام بیرونی ممالک میں	جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۸ء (بروز ہفتہ)

پہلا اجلاس

وقت	موضوع	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	نبیوں کا سردار	جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۰۵	وقفہ برائے اعلانات	
۱۱-۰۵ تا ۱۱-۵۰	اسلامی معاشرہ	جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب کراچی
۱۱-۵۰ تا ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

دوسرا اجلاس

وقت	موضوع
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲ بجے سے	تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۸ء (بروز اتوار)

پہلا اجلاس

وقت	موضوع	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۰۵	زندہ مذہب اسلام	جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی
۱۰-۰۵ تا ۱۱-۰۰	احمدیت کا اثر عالم اسلامی پر	جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۰۵	وقفہ برائے اعلانات	
۱۱-۰۵ تا ۱۱-۵۵	مقام سنت و حدیث	جناب مولانا ابو العطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ
۱۱-۵۵ تا ۱-۰۰	تیاری نماز	
۱-۰۰ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر	

دوسرا اجلاس

وقت	موضوع
۱-۴۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲ بجے سے	تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ: جلسہ نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے اسکے انتظام کا ہر طرح ناظر اصلاح و ارشاد کو اختیار ہوگا۔ کسی صاحب کو جلسہ میں بولنے یا سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ تقاریر پر اگر کسی کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو جواب کے لئے مناسب اوقات کے بعد نظارت اصلاح و ارشاد میں انتظام ہوگا۔ جہاں سلسلہ کے [illegible] اصحاب تشریف لا سکتے ہیں۔

بھارت کے مختلف مقامات میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کامیاب جلسے!

جلسہ سیرت النبیؐ مسکا (یوپی)

مورخہ ۲۳ بروز اتوار بعد نماز عشاء یہاں سیرت النبی صلعم کا جلسہ زیر صدارت ماسٹر سلطان احمد خاں صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی کہ آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کو بار بار لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص غیر مسلموں کے سامنے تاکہ وہ آنحضرت صلعم کے اصلی حسن کو دیکھ سکیں اس کے بعد محمد ابراہیم صاحب نے "قرآن کریم اور احادیث کی باتوں" کے موضوع پر تقریر کی۔ ماسٹر سلطان احمد خان صاحب نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور بعض کی اور مدنی حالات کو تفصیل سے بیان کیا۔ آخر میں خاکسار نے "تعلق باللہ کے لئے آنحضرتؐ کی پیروی لازمی ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بالوضاحت کلام پاک کی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ تعلق باللہ اور روحانیت کے کمال کے لئے اتباع رسولؐ نہایت ضروری ہے۔

خاکسار منظور احمد مبلغ مسکا (یوپی)

جمشید پور

حسب حکم گذشتہ اتوار مطابق ۲۳ر نومبر ۱۹۵۸ء زیر صدارت ایک غیر احمدی دوست مکرم عبدالرشید صاحب ملازم ٹاٹا کمپنی (جو سوشل کاموں میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں) احاطہ مکان سید حمید الدین صاحب ۴ بجے شام کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔

نا مخفی رہے کہ بٹوارے کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ کھلی جگہ پر شامیانہ کے نیچے جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس سے قبل ہم لوگ اپنے گھروں کے اندر (کمرے میں) جلسہ منایا کرتے تھے۔ نیز یہ پہلا موقعہ تھا کہ غیر احمدی احباب کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔

نیز یہ کہ عزیزم میاں محمد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے اور غیر احمدی دوست کے گھروں پر جا کر ان کو جلسہ گاہ میں لانے کی تگ و دو اور دوڑ دھوپ کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۴ بجے شروع کی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ہمارے دو دوستوں نے حضرت بانی سلسلہ کی فارسی اور اردو نظمیں خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں۔ ازاں بعد ایک غیر احمدی دوست نے چند نعتیہ اشعار سے حاضرین کو محظوظ کیا اور اس کے بعد صوبائی امیر مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان حضرت بانی اسلام کے اسوۂ حسنہ کو اپنالیں تو آج بھیؐ دنیا میں انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ آپ نے آگے چل کر فرمایا کہ وہ حضور کا اسوہ حسنہ ہی تھا کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو انسان بنا دیا اور پھر انسان سے باخدا انسان بنا دیا۔ مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مقامی امیر جناب مولوی عبدالمجید صاحب نے اپنی تقریر "جہاد بالسیف" کے موضوع پر ختم کی۔ اور اس پر مختلف قرآنی آیات اور احادیث اور پھر صحابہؓ کی عدیم المثال قربانی اور وجوہات جنگ کے اس مسئلہ کو واضح طور پر بیان کیا اس کے بعد صدر صاحب نے چند الفاظ صدارتی طور پر فرمائے اور جلسہ ۹ بجے اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین مجلس کی چائے سے تواضع کی گئی۔

موسیٰ بنی مائینز

مورخہ ۱۶ر نومبر بروز اتوار نماز مغرب کے بعد بمقام مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائینز خاکسار کے زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم عبدالشکور صاحب نے آنحضرت صلعم کی ابتدائی زندگی پر تقریر کی۔ مکرم شیخ شعبان صاحب نے رحمۃ للعلمین کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ نے عورت کی عزت کو قائم کیا (۳) ماسٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے آنحضرت صلعم کی فضیلت کو ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کا فیض ہمیشہ جاری رہے گا۔ ازاں بعد مکرم حیدر خان صاحب سیکرٹری تبلیغ نے مختصر سی تقریر میں بتایا کہ جس طرح سورج دنیا کو روشنی پہنچاتا چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی قیامت تک کام کرتی چلی جاوے گی۔ اس کے بعد مکرم محمود خان صاحب نے بھی ایک مختصر سی تقریر کی۔ اور آنحضرت کے دنیا پر احسانات کا ذکر کیا (۶) خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح آنحضرتؐ یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے۔ مگر دیکھئے کس طرح ترقی کر گئے۔ اسلئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دامن سے چمٹے رہے تھے۔

مکرم ... بشیر موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ نے ایک مبسوط اور مدلل تقریر کرتے ہوئے آنحضرتؐ کی ... پر روشنی ڈالی اور ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی آیت کریمہ ... تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرتؐ کا فیض خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ جاری رہے گا۔ آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ اور قوت قدسی و جملہ امور کا ذکر کرتے ہوئے بڑے دلکش پیرایہ میں سامعین کو محظوظ کیا۔ غرضیکہ بخیر و خوبی آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ کا جلسہ رات ۱۰ بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار شیخ محمد ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز۔

جماعت احمدیہ یادگیر

بعض وجوہات کی بنا پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجائے ۲۳ر نومبر کے کل بروز جمعہ ۲۸ر نومبر ۱۹۵۸ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب سید حسین صاحب وکیل جلسہ منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم سے "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے۔ اس کے بعد مکرم نعمت اللہ صاحب غوری انور نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حالی کی نظم پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر مکرم جناب محمد الیاس صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر کامل یقین کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح آپ کو خدا تعالیٰ پر یقین تھا۔ اس کے بعد مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کامل انسان ہیں کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ ہر انسان ایک نمونہ کا محتاج ہے۔ اور نمونہ وہ ہو سکتا ہے۔ جس کی زندگی پر ہر قسم کے حالات گذرے ہوں۔ آپؐ یتیموں غریبوں۔ امیروں اور بادشاہوں غرضیکہ ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے کامل نمونہ ہیں۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی میں یہ تمام دور گذرے ہیں۔ اور ان سب حالات میں آپ نے ایک اعلےٰ نمونہ قائم کیا ہے۔

مکرم جناب محمد خواجہ غوری صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضورؐ کے منجملہ دیگر احسانات کے مقرر نے حضورؐ کی طرف سے دی گئی پیشوایان مذاہب کے احترام کی تعلیم کو خاص طور پر بیان کیا۔ اور آخری ... مکرم جناب بشیر الدین احمد صاحب کی "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو واضح کرنے کے ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ... اقتباسات پیش کئے۔

اختتام جلسہ پر جناب عبدالرشید صاحب نے ... بیدر کا جو ذی شان خیر مقدم ... کیا نظم پڑھ کر سنائی۔ دعا کے بعد یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوئی۔ حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی معقول انتظام تھا۔

خاکسار محمد اسمٰعیل جنرل سیکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر۔

حیدر آباد (دکن)

مورخہ ۲۳ بروز اتوار بوقت ۷ بجے شام احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج میں جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی نے سیرت پاک پر تقریر فرمائی۔ موصوف نے قرآن مجید اور احادیث سے چیدہ چیدہ واقعات بیان کرکے بتایا کہ آنحضرت صلعم اپنے ہر کام میں اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو مدنظر رکھتے تھے۔ آنحضورؐ کی عبادات اور ریاضت و عادات کا بھی آپ نے ذکر فرمایا کہ ان سے بھی رضائے الٰہی کی ترغیب ثابت ہوتی ہے آپ کی نصائح پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں صحابہؓ میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ اور وہ کسی حرص کے بغیر قطرہ پہنچانے کے حریص ہو گئے۔

آپ کے بعد سردار بچن سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی سیکرٹری گوردوارہ کمیٹی نانڈیڑ نے اس مبارک اجتماع میں شامل ہونے والوں اور اپنے آپ کو خوش قسمت قرار دیا۔ اس لئے کہ ایسے مواقع سے انسان روحانی خزانہ حاصل کرتا ہے آپ نے فرمایا۔ آجکل لوگ مادی دولت کو دولت سمجھتے ہیں۔ روحانی خزانوں کی دولت کو وہ نہیں سمجھتے اور بے اعتنائی یا کم اہمیتی۔ اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کے مصلحین آتے رہے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ اسلام کے لئے شرط نہیں کہ صرف مسلمان ہی کے گھر میں پیدا ہو کر اسلام ملتا ہے۔ بلکہ اسلام میں رنگ و نسل زمانہ وغیرہ کی قید نہیں یہ عالمگیر مذہب ہے رسول پاک صلعم کی تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ عمل بھی ایسا جو سیدھے راستہ پر گامزن کر دے۔ وحدانیت یعنی توحید کا سچا پرستار جس کے دل میں خشیت اللہ موجود ہو وہ کبھی غلط راستہ پر چل نہیں سکتا۔

اس کے بعد مکرم مولوی حکیم عبدالصمد صاحب فاضل نے امن عالم کے متعلق اسلام کی تعلیم کے مختلف پہلو قرآن مجید سے پیش فرمائے۔ اور بتایا کہ بین المملکتی امن کا قیام آج اسلام ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے حکومتوں کے جھگڑوں کی وجوہات بیان کیں اور اس کا بہترین حل جو اسلام نے پیش کیا ہے اس کا ذکر کیا۔

حکیم صاحب کی تقریر کے بعد شری گوپال راؤ اکبر نے سابق وزیر تعلیم حیدرآباد نے آنحضرتؐ کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ آج کے دور میں انفرادی سے زیادہ اجتماعی رنگ میں مذہب پر غور کرنے کی ضرورت پیدا ہو رہی ہے۔ ہماری تہذیب اور تمدن آج میں مذہب روحانی رہنمایانہ ...

سیلون میں تبلیغ اسلام

۴۲۲۵ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر غیر مسلموں میں لٹریچر کی تقسیم تین زبانوں میں

اخبار کی وسیع اشاعت

ایک نئی جماعت کا قیام - ۵ افراد کا قبول اسلام

مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب شاہد کی سہ ماہی رپورٹ کا خلاصہ

(قسط نمبر ۲)

تبلیغی دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے سات بار شہر Kalmunai [illegible] جماعت کی تبلیغی میٹنگ اور خطبات جمعہ کے لئے گیا۔ آخری بار سفر [illegible] تبلیغی میٹنگ کا افتتاح کیا۔ یہ کرفیو لگنے کی وجہ سے ملتوی کرنی پڑی۔

جماعت نیگمبو میں باقاعدہ درس قرآن کا انتظام ہے۔ نیز چھوٹے بچوں کو قرآن ناظرہ پڑھانے کا انتظام ہے۔ الحمد للہ اپنے حلقہ میں کام کر رہی ہے۔ [illegible] کے اجلاس ہفتہ وار ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ کولمبو کے مغربی ساحلی شہر Kalutura کا دورہ کیا۔ وہاں مسلم سوشل ورکر اور مسلم سکول کے ماسٹروں سے ملاقات کی۔ اور ان کو لٹریچر پیش کیا۔ ایک دن کے قیام میں وہاں کے مجلسی اور دینی حالات کا جائزہ لیا۔ خدا کے فضل سے مسلم تعلیم یافتہ طبقہ میں بیداری پائی جاتی ہے۔ ایک دوست جو جماعت سے دلچسپی رکھتے ہیں جماعتی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔

مغربی ساحل پر دوسرا بڑا شہر Dargah Town ہے۔ یہ مسلم آبادی کا شہر ہے۔ کسی وقت یہ جگہ شرک کا مرکز تھی۔ یہاں پر ایک بزرگ کی قبر ہے۔ اب اس جگہ تعلیمی ادارے۔ مسلم سکول۔ گرلز ٹیچر ٹریننگ کالج کھل گئے ہیں۔ اس جگہ ایک بار ایک عزیز کی وفات پر جانا پڑا اور دوسری بار اس جگہ کا دورہ ایک اور صاحب کے ہمراہ کیا۔ متعدد طلباء۔ اساتذہ اور ایک مسلم ڈاکٹر کو ملا۔ اسلامی لٹریچر تقسیم کیا۔

ایک بار کولمبو سے Thihariya کا دورہ کیا۔ جہاں تعلیم یافتہ طبقہ اور مسلم اساتذہ سے ملا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک مل کے مالک سے ملاقات کی۔ ایک گھنٹہ ان کو تبلیغ کی۔

اسی دورہ میں مسلم آبادی کے شہر Parsayala میں بھی گیا۔ مشہور اور سوشل ورکرز سے ملاقات کی۔ اس جگہ کچھ احمدی دوست بھی مقیم ہیں۔ حال ہی میں ایک احمدی دوست کا (بطور انگلش) ٹیچر تقرر ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے احمدی احباب کو ایک خاص تقویت حاصل ہوتی ہے اور مقامی احباب میں صداقت کی جستجو اور تڑپ پیدا ہو رہی ہے۔

Hemmatagama اندرون ملک میں براستہ Kanay کے قریب بڑے شاہراہ پر یہ مقام واقع ہے۔ یہاں پر متعدد دوروں میں مسلم طلباء۔ اساتذہ۔ علماء سے تبادلہ خیالات کیا۔ وسیع پیمانے پر لٹریچر کی تقسیم کی۔ متعدد احباب اسٹیجنگ مشن کا تامل اخبار ماہوار مطالعہ کرتے ہیں۔

ایک بار کولمبو کے شمالی ساحلی شہر Puttalam کا دورہ ایک احمدی دوست کی معیت میں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی سال یہاں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ خاکسار نے متعدد افراد سے ملاقات کر کے لٹریچر تقسیم کیا۔ ۳۰۰ دکانداروں کو سلسلہ کے شائع کردہ کتب نیز بعض نے اپنے اخبار کے لئے اس دورہ میں ۲۰ خریدار مہیا کئے۔ علاوہ اس کے شہر کے معززین اور جامع مسجد کے ٹرسٹی سے ملا۔ اور سنجیدہ ماحول میں ہمدردانہ گفتگو ہوتی رہی۔ مسٹر اسماعیل سیلون پارلیمنٹ کے سپیکر اسی شہر کے رہنے والے ہیں۔ بدقسمتی سے ان سے ملاقات کی۔ آپ وسیع الحوصلہ اور سنجیدہ طبقہ میں سے ہیں۔ نیز اس جگہ کے عربی کالج کے پرنسپل سے ملاقات کی۔

ماہ رمضان اور عیدین

رمضان کے مبارک ایام میں احباب جماعت نے روزے رکھے۔ دیگر اجتماعی و انفرادی عبادتیں اور صدقہ و خیرات کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عیدین کے موقعہ پر سنت نبوی کی اقتداء میں نمازیں اور قربانیاں پیش کی گئیں۔

میٹنگ دیگر متفرق جلسے

جماعت کی تربیت اور ان کے ذہنوں میں اسلام اور احمدیت کے تاریخی واقعات کو مستحضر کرنے کے لئے بعض مزید اجلاس کئے گئے۔

اسی طرح جلسہ یوم مصلح موعود، جلسہ یوم خلافت اور جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اپنے وقت پر اہتمام سے منعقد کئے گئے۔ اور احباب جماعت دلچسپی سے حاضر ہوتے رہے۔

مشن کی ڈاک

عرصہ زیر رپورٹ میں ۶۰۰ صد احباب کے خطوط کے جوابات بھیجے گئے۔ جس میں لوکل اور بیرونجات کی ڈاک بھی شامل ہے۔ اسلام اور احمدیت کے بارے میں سوالات کے جوابات مفت لٹریچر اور کتب کے مطالعہ کرنے والوں کو کتب اور فری لٹریچر بھجوایا گیا۔ اخبار کے مطالبہ کرنے والوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔

تربیت اور تعلیمی کلاسز

کولمبو اور نیگمبو میں ہفتہ وار تربیتی میٹنگ کا آغاز کیا گیا۔ جس میں درس قرآن۔ درس حدیث اور حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا درس دیا جاتا ہے۔

کولمبو میں دینی تعلیم کے لئے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ہر اتوار دینیات کلاس جاری کی گئی۔ جس میں مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت اسباق دینے میں خاص سعی فرما رہے ہیں۔

نیگمبو میں بچوں بچیوں کو قرآن ناظرہ پڑھانے کے لئے مکرم مرزوق عالم صاحب مقرر ہیں۔ آپ بچوں کو روزانہ ایک گھنٹہ ناظرہ قرآن تامل اور عربی لکھنا سکھاتے ہیں۔ تقریباً ۳۰ بچے بچیاں ان سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

علاوہ اس کے مکرم عبد المجید صاحب محمود شاہ صاحب اور بشیر احمد صاحب نے بھی کچھ عرصہ بچوں کو دینیات کی تعلیم دی۔

ایسٹ پراونس مشن

یہ مشن ۱۹۵۵ء سے قائم ہے۔ اس کے نگران مولوی محمد تمیم صاحب ہیں۔ جو اسی علاقہ کے باشندے اور اس مشن کے مبلغ ہیں۔ ہمارا مشن اس علاقہ میں Palamunai میں قائم ہے۔ جہاں جماعت نے زمین خرید کر اپنا مشن ہاؤس تعمیر کیا ہے۔ مشرقی ساحل پر سفر کرنے والوں کے شاہراہ پر شہر واقع ہے جس کی وجہ سے زائرین مشن میں آتے رہے اور ان کو زبانی گفتگو اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی صاحب نے ایک ہزار میل سے زائد سفر پیدل۔ بس و گاڑی کے ذریعہ مختلف علاقوں میں کیا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ علاوہ اس کے اپنے علاقہ سے باہر چار مقامات کا تبلیغی و تربیتی سفر کر کے جماعت کے تربیتی نظام کو مستحکم کیا۔

تقریر

۲۶ ستمبر کو ایک پبلک جلسہ میں آپ کو تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سید الانبیاء اور افضل الرسل ہونا واضح کیا۔ آپ کو دوسری بار بھی تقریر کا موقعہ ملا۔ آپ نے واضح کیا کہ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ... ... اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خادم اور عاشق ہیں۔

تقسیم لٹریچر

بذریعہ ڈاک ۲۵۰ افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اپنے علاقہ کے باہر اور ہندوستان کے طالبان حق نے بھی لٹریچر منگوایا۔ ۵۰۰ افراد کو دستی پمفلٹ اور ٹریکٹ دیئے گئے۔ ایک مسجد میں مقامی خطیب سے تبادلہ خیالات کیا۔ اس گفتگو کو ۲۰ سے زائد احباب نے دلچسپی کے ساتھ سنا۔ اپنے تبلیغی دورہ میں ایک [illegible] کی دعوت شادی میں شرکت کی۔ وہاں پر دوسرے مسلم علماء سے تفصیلی گفتگو قرار پائی۔ اور اس طرح انہیں وہاں تبلیغ اور اظہار خیالات کا موقع ملا۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس عرصہ میں ایک نئی جگہ جماعت قائم ہوئی جو کولمبو کے ۸۴ میل شمالی جانب ساحل پر شہر ہے۔ آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ وہ جزیرہ سیلون میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اس مشرک بت پرست بدھ مت کے پیرو ملک کو اسلام کے رنگ میں رنگین کرے اور غیر مسلموں میں اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور خادمان احمدیت کو باحسن خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اردو کا جرم

ایک مراسلہ قومی آواز کے کالموں میں :-

" آزادی سے قبل ریلوے ٹائم ٹیبل تقریباً سب زبانوں میں شائع کئے جاتے تھے اور ہر اسٹیشن پر اس جگہ پہنچنے اور وہاں سے چلنے والی ٹرینوں کے اوقات کا بورڈ اردو میں لگا رہتا تھا۔ آزادی کے بعد اردو کے ٹائم ٹیبل ختم ہو گئے اور پھر اردو کے پوسٹروں کو بھی ختم کیا گیا۔ ابھی چند روز ہوئے کہ پرتاب گڑھ ریلوے اسٹیشن پر لگے ہوئے ٹرینوں کے اوقات بورڈ پر سے اردو کو ختم کر دیا گیا یہ صفائی ریلوے کے جنرل مینجر کے معائنہ کے سلسلے میں کی گئی ہے۔ کیا اردو جاننے والے سفر نہیں کرتے ؟ اور کیا انہیں ٹرینوں کے اوقات جاننے کی ضرورت نہیں ہے ؟

لیکن کیا یہ بھی ضروری ہے کہ ریلوے یا کوئی سا بھی سرکاری محکمہ اردو والوں کی ضرورتوں کا احساس نہ رکھے ؟ اور ان ضرورتوں کا پورا کرنا اپنے ذمہ کسی درجہ میں بھی فرض [illegible]

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام جناب مودودی صاحب کی نظر میں!

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(قسط نمبر ۲)

لفظ توفّی کا معاملہ عجیب بات یہ ہے کہ آجکل ہر مدعی علم کی آنکھیں مسیح ناصری علیہ السلام کے نزول جسدی کے انتظار میں کھلی ہیں۔ انہیں جب قرآن کریم میں لفظ متوفیک یا توفیتنی دکھایا جاتا ہے جو وفات مسیح پر دلیل قاطع ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ

> قرآن اگر لفظ موت استعمال کرتا تو اُن کی موت ثابت ہوتی وفات جو محتمل المعنیین ہے اُس سے وفات ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ عقیدۂ الوہیت مسیح کو اور تقویت پہنچتی ہے۔
> (تفہیم القرآن زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ .... الخ)

اور کبھی متوفیک کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

> توفی کے اصل معنے واپس لے لینے کے ہیں اور یہ لفظ RECALL کے معنے میں مستعمل ہوا ہے جس کے معنے ہیں کسی عہدیدار کو اپنے منصب سے واپس بلا لینا۔

وفات مسیح احادیث کی روشنی میں گویا قرآن کریم کی واضح شہادت کے ہوتے ہوئے بھی وہ اپنے دل کو جھوٹی تسلی سے بہلا رہے ہیں۔ غالباً امام بخاری اور امام سیوطی رحمہما اللہ نے اسی خطرہ کا انسداد کرنے کے لئے متوفیک کی تفسیر میں رئیس المفسرین حضرت ابن عباسؓ کا قول ممیتک درج کرنا ضروری سمجھا۔

اور اگر تھوڑی دیر کے لئے سمجھا جائے کہ مودودی صاحب کا قول درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی یہی لازم آتا ہے کہ اس لفظ کا اصلی معنے متروک الاستعمال ہے۔ اور اگر نعوذ بالله مسیح کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو اُن کے نزدیک بھی کبھی یہ لفظ قبض جسم کے معنے میں مستعمل ہوا ہی نہیں انہیں اگر اصرار ہے۔ تو صرف اس امر پر کہ جناب عیسےٰ علیہ السلام کی شان میں اس لفظ کا اصل معنے میں استعمال ہونا چاہیئے۔ اگرچہ انہیں اپنے اس قول کی بنا پر "رفع" کی تشریح سے بھی اجتناب کیا جاتا ہے "یہ کہنے کا بھی حق نہ تھا۔ پھر بھی جب ہم ایک حدیث شریف کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی اس "جراءت عاشقانہ" پر حیرت آتی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کو تھوڑے چند اصحاب کو دیکھ فرمائیں گے کہ یہ میرے اصحاب ہیں مگر فرشتے کہیں گے کہ یہ آپؐ کے اصحاب نہیں۔ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا گل کھلائے تو اس وقت آپؐ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرح فرمائیں گے۔

> وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیءٍ شھید۔
>
> اور میں اس وقت تک ان کا نگران تھا جب تک میں اُن میں تھا۔ لیکن (اے خدا) جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی اُن کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔

اس حدیث نے فیصلہ کر دیا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق لفظ توفی موت ہی کے معنے میں مستعمل ہوا ہے۔ اگر انصاف سے دیکھا جائے تو جناب مودودی صاحب کے معنے موجود ہیں جیسے انہوں نے اصل لغوی معنے کہا ہے یعنی وجود سے غائب ہو جاتا ہے۔ اس لفظ کا ایک ہی استعمال رہ جاتا ہے۔ یعنے قبض روح۔ ہم دعائے جنازہ میں بھی "من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان" پڑھتے ہیں۔ قرآن پاک نے جابجا اسی لفظ کے ساتھ دعا سکھائی ہے۔ توفنا مع الابرار۔ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ اور آیت وصیت میں بھی اسی لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح کم سے کم بیس جگہ قرآن کریم میں اس لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ اور ہر جگہ موت ہی کا معنے لیا گیا ہے۔

قرآن کریم کے بعد جب ہم احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہاں بھی صاحب جوامع الکلم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو اسی معنے میں اس لفظ کا استعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں

وفات مسیح پر اجماع امام بخاری رحمہ نے اپنی جامع صحیح میں ایک باب باندھا ہے۔ باب توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غرض شرارح بخاری بتلایا اسی معنے میں اس لفظ کو بولتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وفات مسیح پر اکابر امت کا اتفاق نظر آتا ہے

حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور دوسرے جلیل القدر صحابہ خطبۂ ابوبکرؓ کے وقت موجود تھے۔ ان کا اس مسئلہ پر سکوت معلوم ہو ہی گیا۔ اس کے بعد کسی صحابی سے اس کے خلاف منقول نہیں البتہ ابن عباس کی تفسیر میں ابن عباس کے حوالہ سے حیات مسیحؑ کا عقیدہ منسوب کیا جاتا ہے۔ مگر یہ غلط ہے۔ اُن کا وہی مسلک ہے۔ جو امام بخاری سے مروی ہے۔

طبقات کبیر جلد ۳ میں ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسنؓ نے خطبہ دیا۔ کہ آپ کی روح اُسی وقت قبض کی گئی جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اُٹھائی گئی تھی۔

مودودی صاحب کا خدا کو مشورہ اس خطبہ سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم نے بل رفع عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق جو الفاظ بل رفعہ اللہ الیہ فرمایا۔ اس سے مراد رفع روحانی ہے۔ مگر جناب مودودی صاحب بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں

> "اگر اس سے رفع درجات مراد ہوتا جیسے ادریسؑ کے متعلق رفعناہ مکاناً علیّا ہے۔ تو اس کو بیان کرنے کے لئے زیادہ مناسب الفاظ یہ ہو سکتے تھے کہ یقیناً انہوں نے مسیحؑ کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو زندہ بچا لیا اور پھر طبعی موت دی۔ یہودیوں نے اس کو ذلیل کرنا چاہا تھا مگر اللہ نے اس کو بلند درجہ دیا۔"

سبحان اللہ! جناب مودودی صاحب نے خدا کو اظہار مدعا کے لئے کیا خوب الفاظ بتائے ہیں۔ پھر وہ اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اگر یہ رفع معمولی قسم کا ہوتا تو وکان اللہ عزیزاً حکیما موزوں نہ تھا۔ گویا جناب مودودی صاحب کے نزدیک جسمانی مقام روحانی مقام سے اعلےٰ ہوتا ہے۔ افسوس کہ خدا نے جس معجزانہ طور پر جناب مسیح علیہ السلام کے رفع کا ثبوت دیا اس کا انہیں علم نہیں ورنہ وہ اس کو کوئی معمولی واقعہ قرار نہ دیتے۔

رفع درجات جناب مودودی صاحب کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آیت کریمہ یرفع اللہ الذین اٰمنوا میں جو مومنوں کے رفع درجات کا ذکر کیا ہے۔ وہ اسے بھی معمولی بات سمجھتے ہوں گے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع میں اہل بیت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے جن بلند درجات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی اُن کے نزدیک کوئی ادنےٰ سا واقعہ ہوگا۔

عمر مسیح حضرت عائشہؓ سے بھی مروی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ حلیۃ الاولیاء میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے بھی ماثبت بالسنۃ میں اور نواب صدیق حسن خان نے حجج الکرامہ میں حضرت مسیحؑ کی عمر ۱۲۰ برس بتائی ہے۔ فتح الملہم شرح مسلم از شبیر احمد عثمانی دیوبندی میں بھی اس روایت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ جدت کی کہ جناب مسیح علیہ السلام کو اس بڑھاپے میں آسمان پر چڑھا دیا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے جدید ایڈیشن میں بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ایک مستند فوٹو دیا گیا ہے جو اُن کی ۱۲۰ برس کی عمر پر دلالت کرتا ہے اس میں ان کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی ہیں اور بھنویں سفید ہو گئی ہیں۔ حالانکہ صلیب کے وقت آپ کی عمر صرف ۳۳ سال کی تھی۔

مودودی صاحب کا خدا سے دوسرا مطالبہ جناب مودودی صاحب نے خدا سے دوسرا یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر واقعی حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ تو اُن کی قبر کا پتہ بتایا جائے۔ اگرچہ ان کا یہ سوال محض بے بصری کا نتیجہ ہے۔ قرآن کریم کوئی گورستان انبیاء کا نقشہ نہیں۔ نہ خدا نے انسان کو اتنا کم عقل پیدا کیا ہے۔ کہ جب تک اُسے کسی کی قبر کا پتہ نہ بتایا جائے۔ وہ اس کی موت کا ہی قائل نہ ہو۔ اور نبیوں میں سے تو خدا نے کسی کی قبر کا پتہ نہیں بتایا تو کیا تمام انبیاء کی موت طبعی سے انکار کر دیا جائے۔

قبر مسیح اسرائیلیوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے موآب کی سرزمین میں دفن کیا تھا۔ پھر انہیں بھی ان کی قبر کا نشان نہ مل سکا۔ لیکن شاید خدا نے جناب مودودی صاحب پر ہی اتمام حجت کے لئے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو قبر مسیحؑ کے نشان دیتے ہوئے آگاہ کیا اور انہوں نے یقینی و مستند معلومات کے ذریعہ محلہ خانیار سری نگر کشمیر میں قبر مسیح کا انکشاف کیا۔ جس کی تائید مستند تاریخوں کے علاوہ وہاں کی قومی عادات و روایات سے بھی ہوتی ہے۔

جامع ازہر مصر کا فتویٰ یکبر وفات مسیحؑ کا ایک تازہ ثبوت یہ ہے۔ کہ قاہرہ (مصر) کے ایک ہفتہ وار اخبار "الرسالۃ" نے مورخہ ۱۱ رمئی ۱۹۴۲ء میں علماء جامع ازہر کا ایک فتوےٰ شائع کیا۔ یہ فتوےٰ علامہ شیخ محمود شلتوت کی طرف سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور علماء جامع ازہر کی اجازت سے اس کی اشاعت ہوئی ہے۔

اس فتوےٰ میں علامہ موصوف نے اپنی نقطۂ نظر کے مطابق آیات قرآنیہ کا استقصاء کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

> والخلاصۃ من ھذا
> لیس فی
> القراٰن الکریم ولا فی
> السنۃ المطھرۃ مستند

يصلح لتكوين عقيدة
يطمئن اليها القلب
بانّ عيسىٰ رفع بجسده
الى السّماء وانّه حيٌّ
الى الآن فيها وانّه
سينزل منها آخر الزمان
الى الارض ٥

یعنے اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم اور سنت مطہرہ سے کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا ہے جس سے دل اس عقیدہ پر مطمئن ہو کہ عیسےٰؑ اپنے جسم خاکی کے ساتھ اٹھا لئے گئے تھے اور وہ ابھی تک آسمان پر ہیں اور آخری زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے۔

کیا ان حوالوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جناب مسیح ناصری علیہ السلام اپنی طبعی موت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ اور ان کی حیات کا عقیدہ رکھنے والے یا ان کی موت کی تصریح سے اجتناب کرنے والے محض خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

سیاق وسباق آیت

اگر جناب مودودی صاحب توفی کے لغوی معنے کا سہارا لینے کی بجائے آیات متعلقہ کے سیاق وسباق پر نظر ڈالتے تو ان پر بھی یہ حقیقت آشکارا ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آیت متوفیک میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر کیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں بالترتیب چار باتیں ذکر کی گئی ہیں۔ وفات۔ رفع۔ تطہیر۔ اور فوقیت۔ خدا نے حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کی زندگی میں ہی ان چار باتوں کی خوشخبری دے دی تھی۔ پہلے اس کو وفات کی خبر دی پھر رفع الی اللہ کی۔

صلیب مسیح کا پس منظر

اس کی وجہ یہ تھی کہ جب انہوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ تو یہودیوں سے ان کا تنازع ہوا۔ انہوں نے یہودیوں کی پردہ دری کی۔ اور یہودیوں نے انکے خلاف حکام وقت کے کان بھرے اور انہیں صلیب پر مارنے کی تدبیر سوچی۔ یہ حالت بڑی تشویشناک تھی یوں تو حضرت مسیحؑ راضی بقضاء تھے۔ مگر یہ خیال ضرور ستاتا تھا کہ اگر انہیں صلیب پر جان دینی پڑی تو یہودیوں کی کتاب شریعت استثناء کے مطابق ان کی موت لعنت کی موت سمجھی جائے گی۔ اور یہ خیال حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے نہایت تکلیف دہ تھا۔ اس لئے خدا نے ان کو تسلی دی اور کہا کہ دلگیر مت ہو اور میں تجھے ان یہودیوں کے دست ستم سے بچا دوں گا۔ اور تجھے طبعی طور پر مرنے کا موقع دوں گا۔ پھر تجھے اپنا قرب عطا کرونگا

مسیح کی پیشگوئیاں

جناب مسیح کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خدا سے یہ خبر پانے کے بعد اپنی حیات وموت کے متعلق چند پیشگوئیاں کیں جو ان کے حواریوں کے درمیان مشہور بھی ہوئیں۔ اور جب جناب مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اتر آئے اور صحت یاب ہونے کے بعد دوسرے ملک کی طرف ہجرت کر گئے تو حواریوں نے جناب مسیحؑ کی ان پیشگوئیوں کو اس واقعہ پر منطبق سمجھا کیا۔ چنانچہ متی $\frac{27}{62-66}$ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح کی یہ پیشگوئیاں قوم میں بہت مشہور ہو گئی تھیں۔ اس لئے یہودی یہ کہتے تھے کہ اس آدمی سے ہشیار رہنا کہیں یہ صلیب سے زندہ نہ اتر آئے اور قوم کے لئے دوسرے فتنہ کا موجب نہ ہو۔ پھر متی $\frac{28}{11-15}$ کے مطابق جب حضرت مسیحؑ صلیب سے زندہ اتر آئے۔ اور حواریوں کے ذریعہ یہودیوں کو بھی ان کی زندگی اور روپوشی ہونے کی خبر ملی تو اس وقت بھی یہودیوں نے یہی کہا کہ یہ شخص صلیب سے پہلے بھی اس قسم کی پیشگوئی کرتا تھا کہیں وہ درست نہ نکل آئی ہو۔ اس لئے ابھی تک بہت سے یہودی محقق واقعہ صلیب مسیح پر حیران ہیں کہ آخر یہ واقعہ ایک معمہ کیونکر بن گیا۔ انہیں صلیب پر سرکہ اور اسفنج کیوں چوسایا گیا۔ جیسا متی $\frac{27}{48}$ میں بیان کیا گیا ہے پھر ان کی کوکھ میں کیا سے کی انی کیوں چبوئی گئی۔ اور اگر وہ صلیب پر مر گیا تھا۔ تو اس کے زخم سے فی الفور خون اور پانی کیونکر بہہ پڑا۔ جیسا یوحنا $\frac{19}{34}$ سے معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر وہ صلیب سے زندہ اتارا گیا تھا۔ تو دستور کے مطابق ان کی پنڈلی کی ہڈی کیوں نہیں توڑی گئی؟ پھر یہ کہ یوحنا $\frac{19}{38}$ کے حسب بیان دستور کے خلاف بلا رقم خطیر لئے ان کی لاش ان کے حواریوں کے سپرد کیوں کی گئی؟ آخر یہ رعائتیں مسیح کے ساتھ کیوں روا رکھی گئیں۔ پھر عجب یہ ہے کہ ان کی لاش کا بھی پتہ نہیں چلا۔ اور وہ قبر بھی خالی پائی گئی جس میں ان کی لاش رکھی گئی تھی یہ تمام باتیں انسائیکلوپیڈیا آف جیوز کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہیں یہودی محقق آج تک حیران ہیں کہ آخر واقعہ صلیب مسیح میں اتنے حیران کن واقعات کیسے جمع ہو گئے؟ خدا نے متوفیک والی آیت میں جناب مسیحؑ علیہ السلام کی یہی سرگذشت بیان کی ہے۔ اور انہوں نے خدا سے خبر پانے کے بعد ہی یہودیوں کو چیلنج دیا تھا کہ تم ہزار سازشیں کر لو مگر ابن مریم زندہ ہی قبر میں جائے گا اور زندہ ہی نکلے گا اسوقت یونس بن متی والا معجزہ ظاہر ہوگا کہ وہ بھی زندہ ہی مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوا تھا اور زندہ ہی نکلا تھا۔ دیکھو متی $\frac{12}{40}$ اس واقعہ کے بعد دنیا پر جناب مسیح علیہ السلام کی طہارت و بزرگی بھی ثابت ہو گئی۔ اور ان کے ماننے والوں کو خدا نے منکروں پر فوقیت بھی عطا فرمائی۔

ترتیب آیات

غرض اس آیت کریمہ میں جس ترتیب سے چار باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اسی ترتیب سے ان کا ظہور بھی ہوا۔ مگر علماء کی یہ دلیری بھی قابل داد ہے کہ محض اپنا ادعا ثابت کرنے کے لئے اس آیت میں ہیر پھیر کرنے کی کوشش کی۔ جیسا صاحب تفسیر جامع البیان نے کہا کہ "فی الایہ تقدیم و تاخیر تقدیرہ رافعک الی متوفیک"؟ یعنی عبارت میں تقدیم وتاخیر ہے۔ رافعک مقدم اور متوفیک متاخر ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کی طرف جو تفسیر منسوب ہے اس میں بھی اس میں بھی لکھا ہے کہ فیہ مقدم و موخر۔ حالانکہ بغیر کسی قرینہ صارفہ کے کسی آیت میں تقدیم وتاخیر کرنا نظم قرآنی کے خلاف ہے۔ یہی حال فلما توفیتنی والی آیت کا ہے۔ خدا حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ماں بیٹے کے الٰہ بنائے جانے کے متعلق پوچھے گا کہ کیا تیری امت نے تیرے حکم سے یہ حرکت کی ہے تو آپ جواب دیں گے۔ کہ اے خداوند جب تک میں ان کے درمیان تھا اس وقت تک تو ان میں شرک پیدا نہیں ہوا تھا۔ میری وفات کے بعد کیا فتنہ گذرا۔ اس کا مجھے علم نہیں۔

مسیح فتنہ تثلیث

اس آیت کریمہ سے یہ امر آشکار ہو جاتا ہے کہ مسیحی جناب مسیحؑ کی وفات کے بعد بگڑے ہیں لیکن جن کے نزدیک مسیح علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں اور آسمان یا زمین سے نازل ہونے والے ہیں ان پر اس آیت کا مفہوم بہت شاق گزرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جب اپنی قوم کی شرک پرستی کا علم ہو جائے گا۔ اور وہ اپنی قوم کے خلاف جہاد بھی فرمائیں گے۔ پھر ان کے لئے خدا کے روبرو یہ کہنا ناممکن ہوگا کہ اے خدا مجھے اپنے اور اپنی ماں کے معبود بنائے جانے کا کوئی علم نہیں۔ آج اگر وہ نازل ہوں گے تو وہ ہر کیتھولک چرچ میں دیکھیں گے کہ انہیں اور ان کی ماں کو اللہ کا درجہ دیدیا گیا ہے۔ بلکہ اب تو ایک قدم اور بھی ترقی کی طرف بڑھا یا جائے گا۔

کنواری مریم کا رفع جسمانی

Illustrated weekly of India
26th November 1950

میں اب یہ خبر آئی ہے کہ
"روم کے سب سے بڑے بارھویں پوپ Pius نے تو یہ انکشاف بھی
کیا کہ آسمان پر صرف مسیحؑ ہی نہیں گئے۔ بلکہ کنواری مریم بھی ساتھ گئی ہیں"

بہرحال اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیوں میں "فتنہ تثلیث" وغیرہ وفات مسیح کے بعد آیا ہے جو زمانہ آغاز فتنہ تثلیث کا ہوگا۔ وہی زمانہ حضرت مسیح ناصریؑ کی حلت کا ہوگا۔

فتنہ تثلیث کا آغاز

اب اس جگہ تاریخ یہ شہادت دیتی ہے کہ فتنہ تثلیث مسیحیوں میں واقعہ صلیب کے بعد ہی مدغم ہو گیا تھا جب پولوس رسول نے مسیحیت کے مقبول عام اور روم کے مشرک حکومت کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے یہ عقیدہ ایجاد کیا۔

اس حقیقت کے بعد اب قائلین حیات مسیح کے لئے ایک ہی صورت رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ فلما توفیتنی میں وفات کا ترجمہ حیات کے ساتھ کریں۔ مگر یہ جرأت وہی شخص کر سکتا ہے جو اپنے فہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم سے جانتا ہو۔ اس لئے کہ آپ حدیث کوثر میں فلما توفیتنی کا ترجمہ موت کر چکے ہیں۔

مودودی صاحب کی حیرانی

یہ کیسی معقول اور لبصیرت افروز حقیقت ہے جس کا اظہار قرآن حکیم میں کیا گیا ہے۔ مگر جناب مودودی صاحب نے اسے چیستاں بنا ڈالا ہے۔ ان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے مخاطب کو خوش فہمی میں رکھنا چاہا ہے۔ کوئی بات بجز ان کے علم سے نہیں نکلتی۔ وہ کبھی قرآن مبین میں موت کا لفظ ڈھونڈتے ہیں تو کبھی خدا سے قبر مسیحؑ کا پتہ پوچھتے ہیں کبھی حیات مسیحؑ کی تلقین فرماتے ہیں اور کبھی اس مسئلہ پر اظہار خیال سے مستقل معذرت چاہتے ہیں۔ چند سال پہلے جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے مشہور علماء کی خدمت میں مسیح کی حیات و وفات کے متعلق ایک استفتاء بھیجا گیا تھا۔ اس کے جواب مودودی صاحب کے سیکرٹری نے مودودی صاحب کی طرف سے مستقل معذرت چاہی تھی۔

یہ تو موجودہ علماء کا گریز وفرار ہے لیکن ان کے مقابل حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام واضح الفاظ میں فرماتے ہیں ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر
اسکے مرجانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

(باقی)

ایک معجزہ کی نظیر

شمالی سماٹرا سے خبر آئی ہے کہ دارالحکومت کے قریب ایک ماہی گیر ایک بڑی شارک مچھلی کے اندر پانچ دن تک زندہ رہنے کے بعد برآمد ہوا۔ حالت گو نازک تھی ابہرحال وہ زندہ تھا۔ جو لوگ اس معجزہ کو مگر اسکی نظیر تاریخ وتجربہ سے تلاش کرنے لگتے ہیں اور انکے مل جانے سے انکے دل ودماغ کو اطمینان ہوجاتا ہے امید ہے کہ حضرت یونسؑ ذوالنون کے بطن ماہی میں زندہ رہ جانے کے واقعہ کو اب محال یا ناممکن نہ سمجھیں گے۔ اور اس تازہ روایت کے علاوہ بھی کئی واقعے اسی

علاقہ بہار میں مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مختلف مقامات میں جلسے

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تربیتی جلسہ خانپور ملکی

۱۳ر نومبر کو مکرم سید عاشق حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے مکان پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی مکرم سید عاشق حسین صاحب صدر جماعت کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی اس کے بعد در ثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے حاضرین کو سنائی گئی۔ ازاں بعد خاکسار نے تقریر شروع کی۔ تقریر میں احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صوم و صلوٰۃ کی باقاعدگی، نظام کی اطاعت چندوں کی ادائیگی، اخلاق فاضلہ کے حامل ہونے کی تلقین کی۔ اور دعا و کوشش سے تبلیغ کے کام میں ترقی کے لئے بھی تحریک کی گئی تقریر ۱½ گھنٹہ جاری رہی۔ جماعت نے ہر طرح تعاون کیا۔ جلسہ کے بعد لجنہ اماء اللہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور ہر ہفتہ میں ایک اجلاس لجنہ کیا جانا قرار پایا۔

جلسہ سیرت النبی خانپور ملکی

دوسرا جلسہ اسی دن بعد نماز مغرب غازی پور کے میدان میں مکرم سید عاشق حسین صاحب کی صدارت میں سیرت النبی صلعم کے عنوان پر ہوا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے سیرت النبی کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں موضوع کے جملہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ جلسہ میں احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ بلاری

مورخہ ۱۴ر نومبر کو بعد نماز مغرب بلاری میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ بستی کے درمیان خانقاہ میں زیر صدارت مکرم شیخ منظور احمد صاحب بحیثیت صدر جماعت احمدیہ بلاری شروع ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار کی تقریر شروع ہوئی۔ خاکسار نے "صداقت مسیح موعود" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے زمانہ کی حالت، سابقہ پیشگوئیوں اور دیگر تفصیل بیان کر کے مسیح موعود کی آمد اور اس کے پیغام سے لوگوں کو اطلاع دی جلسہ میں کافی تعداد میں غیر احمدی موجود تھے۔ تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی۔ احمدی سب کے سب حاضرین جن کی غالب اکثریت غیر احمدیوں کی تھی نہایت اطمینان سے تقریر کو سنتے رہے۔ جلسہ خدا کے فضل سے کافی کامیاب رہا۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

مونگھیر میں تربیتی جلسہ

۱۶/۱۱/۵۸ کو مونگھیر میں بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں اکثر افراد جماعت نے شرکت کی۔ الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین کی تشریح و وضاحت کر کے اس کے مطابق اپنی زندگیاں بناتے ہوئے مالی قربانیاں کرنے، باہمی تنازعات کو ختم کرنے اور پیار و محبت سے زندگی بسر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی تلقین کی گئی۔ یہ اجلاس مکرم محمد نعیم صاحب کی صدارت میں ہوا۔

تبلیغی جلسہ

۱۷/۱۱/۵۸ کو بعد نماز مغرب مکرم مولوی عبدالسلام صاحب محلہ پورب سرائے کے مکان پر زیر صدارت مکرم محمد نعیم صاحب منعقد ہوا۔ محلہ کے امراء کو قبل ازیں اطلاع کر دی گئی تھی۔ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی۔ جس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ خاکسار نے "محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں دور حاضر کے متعلق" کے عنوان پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں ترقی کے بعد مسلمانوں کے تنزل، علماء کے بگڑنے، فرقوں میں بٹ جانے، فتنہ دجال یاجوج ماجوج، غلبہ عیسائیت، مسیح و مہدی کا نزول اور علامات وغیرہ پر مفصل طور پر روشنی ڈالی گئی۔ اور صداقت احمدیت کو ثابت کیا۔ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب ہوا۔ اور دعا پر برخاست ہوا۔

تیسرا جلسہ مونگھیر

۱۸/۱۱/۵۸ بعد نماز مغرب سید محمد سلیمان صاحب کے مکان پر مکرم محمد نعیم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں عمومی اصلاحی امور کے متعلق خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ صاحب خانہ نے حاضرین کی تواضع چائے پانی کی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

افتتاحی تقریب

سید عبدالرزاق صاحب احمدی سیکرٹری مال مونگھیر نے اڑھائی ہزار روپیہ کی قیمتی پیپر کٹنگ مشین نصب کی ہے۔ مورخہ ۱۴/۱۱/۵۸ کو بعد نماز مغرب موصوف کی دکان پر افتتاحی تقریب عمل میں لائی گئی۔ اس میں بہت سے احمدی و غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد جملہ احباب نے مل کر دعا کی۔ اور خاکسار نے مشین چلا کر افتتاح کیا۔ جملہ احباب نے موصوف کو مبارکباد دی۔ سید صاحب نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے درویش فنڈ میں اور دو روپے صدقہ دیا جو قادیان بھجوا دیا گیا۔ جملہ احباب ان کے اس کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرماویں۔

اوریہن میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۰/۱۱/۵۸ شام کو سیرت النبی کا جلسہ مکرم محترم سید وزارت حسین صاحب کے بنگلہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مولوی فضل الدین صاحب صدر جلسہ نے "اسلام کی رواداری تعلیم" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ازاں بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، سوانح، تعلیم اور عظیم الشان کام کی تفصیل ڈیڑھ گھنٹہ تک بیان کی۔ اور جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی و غیر مسلم احباب جلسہ میں حاضر تھے۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔ اور جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب ہوا۔

جلسہ موعود اقوام عالم اوریہن

۲۱/۱۱/۵۸ بعد نماز جمعہ جلسہ "موعود اقوام عالم" کا انعقاد زیر صدارت محترم مولوی فضل دین صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترم سید وزارت حسین صاحب نے جلسہ کی غرض و غائت بتائی۔ اس کے بعد خاکسار نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے جملہ مذاہب کی پیشگوئیوں کا تذکرہ کر کے "موعود" کے آنے کی خبر دی اور اس تعلق میں الہٰی صحیفوں کی پیشگوئیاں، زمانہ کی حالت، ریفارمر کی ضرورت کی تفصیل بیان کی۔ تقریر تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ دونوں جلسوں میں عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا اور مستورات بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوتی تھیں۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ موعود اقوام عالم

سورجگڑھا (بہار) ۲۴ر نومبر۔ بعد نماز مغرب مولوی ظہیر الدین صاحب احمدی کے بنگلہ پر مقامی جماعت کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت سید حبیب صاحب نے فرمائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جملہ معروف مذاہب کی کتب میں پائی جاتی ہیں اور جو پوری ہو چکی ہیں۔ اس جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ سیرت النبی حیینا (بہار)

یہاں کے ایک غیر احمدی رئیس مکرم مولوی محمد خالد صاحب کے بنگلہ میں ۲۶ر نومبر کو بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولوی محمد نعیم صاحب احمدی نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ نیز آنحضرت صلعم نے موجودہ زمانہ کے متعلق جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں ان کا پورا ہونا ثابت کیا۔ بستی کے اکثر مسلمان شرفا نے جلسہ میں شرکت کی۔

جلسہ سیرت النبیؐ

(بقیہ صفحہ ۵)

کی چاشنی تھی۔ اس پر مادیت کا غلبہ آچکا ہے اور اس کی شکل مسخ ہو چکی ہے۔ اب دنیا نئے انسانیت مذہب پر ان لائنوں سے فکر کر رہی ہے۔ (۱) کیا مذہب معاشی انقلاب کا موجب ہو سکتا ہے (۲) کیا مذہب سماجی سدھار کا سبب بن سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس مسئلہ کا جواب دینے سے پہلے جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں مذہب ہی دنیا میں سچا ہے باقی سب غلط ہیں وہ تنگ نظری کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہر مذہب میں اچھی باتیں ہیں۔ جن سے انسانیت کو فائدہ پہنچ سکتا ہے ہمیں اچھی باتوں کو لینے کے اصول کو اپنانا چاہیئے آج کے سائنٹیفک دور میں معاشی مسائل کے حل اور سماج سدھار کے لئے جن خوبیوں کی مذہب میں ضرورت ہے مثلاً صداقت، مساوات، عورتوں کے حقوق، ازدواجی تعلقات وغیرہ یہ سب اسلام میں پائے جاتے ہیں۔ اسی مادی غلبہ سے نجات کے لئے اب ضرورت ہے کہ سماجی ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے اور نیا ڈھانچہ سماجی اصلاح اور معاشی حل کے لئے مذہب کی بنیاد پر تیار کیا جائے۔ آپ نے آخر میں پیغمبر اسلام کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا پیغام دکھوں کی ساری دنیا کے لئے سلامتی کا پیغام ہے۔ جس سے رہتی دنیا تک دکھی انسانیت روشنی حاصل کرتی رہے گی۔ مذہب کے بارہ میں آپ نے گاندھی جی کے نظریئے کی بھی وضاحت کی کہ موصوف نے اعلان کیا تھا کہ وہ ہندو مت اور بدھ مت کو پھیلانا اور پروان چڑھانا نہیں چاہتے۔ بلکہ تمام مذاہب کو پروان چڑھتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر مذہب میں سچائی ہے۔ کوئی مذہب یہ نہیں کہتا کہ دوسروں پر ظلم کرو۔ جھوٹ بولو۔ ہر مذہب نے واحدانیت کی تعلیم دی ہے اسی پر عمل سے دکھی انسانیت کی نجات ہے۔

آخری تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد دکن کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ یہ جو سوالات میرے پیشرو مقرر نے آپ کے سامنے بیان کئے ہیں کہ آج ہمیں فکر کرنی چاہیئے کہ کیا مذہب سماجی اصلاح اور معاشی مسائل کا حل کر سکتا ہے۔ اس کا حل خدا تعالیٰ نے جو کائنات کا پیدا کرنے والا ہے خود قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے سورۃ الشمس سے آنحضرت صلعم کی سیرت کو پیش کیا کہ خدائی اخلاق کی تجلی گاہ یہ ساری کائنات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

"بزم حسن بیان" قادیان کا جلسہ

قادیان ۵ر دسمبر۔ جمعۃ المبارک۔ آج رات بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم حکیم خلیل احمد صاحب صدر "بزم حسن بیان" بزم کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جیسا کہ بدر کی ایک سابقہ اشاعت میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس بزم کا قیام سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ہی ارشاد کے ماتحت عمل میں آیا ہے۔ کہ قادیان کے درویشوں کو تقریر کی مشق کرائی جائے۔

تلاوت (محمد عارف الدین صاحب) اور نظم (مکرم عبدالرحیم صاحب فانی) کے بعد خاکسار نے بزم کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی احمد رشید صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے "حسن بیان" کے موضوع پر بیس منٹ تقریر کی جس میں آپ نے نہایت عالمانہ رنگ میں حسن بیان کے صحیح مفہوم کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بیان کا حقیقی حسن یہ ہے کہ اس میں فصاحت بھی ہو اور بلاغت بھی۔ یعنی تقریر کے الفاظ کی نشست میں ایک مربوط ترتیب بھی ہو اور وہ اپنے موضوع کے عین مطابق بھی ہو۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات اور بعض شعراء کے غزلی کلام سے اس کی مثالیں پیش کیں۔

دوسری تقریر محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے "تحریک جدید" کے موضوع پر فرمائی۔ جس میں آپ نے مختصراً تحریک جدید کی تاریخ بیان کی اور اس کے ذریعہ اشاعت اسلام کا جو وسیع اور نتیجہ خیز کام ہو رہا ہے۔ اس کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشاعت اسلام ــــــ - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - کے لئے "الوصیۃ" کا مضبوط نظام جاری فرمایا تھا۔ اسی طرح آپ کے حسن و احسان میں نظیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا مضبوط نظام جاری فرمایا ہے۔ اور یہ دونوں فنڈ ایسے مضبوط ہیں کہ خدا کے فضل سے ان کے ذریعہ اشاعت اسلام کا بے مثل کام انجام پا رہا ہے۔ اور ۱۹۳۴ء میں شورش احرار نے احمدیت کے جس گیند کو پوری طاقت کے ساتھ زمین پر پٹخ کر بزعم خود نابود کرنا چاہا تھا وہ "تحریک جدید" کی بے پناہ قوتوں کے ساتھ بہت بلندی پر اُبھرا۔ اور احرار کا یہ روڑا سنگ راہ بننے کی بجائے سنگِ میل بن گیا۔

اس کے بعد ملک نذیر احمد صاحب پشاوری نے "آنحضرت صلعم کی شان مبارک" پر اور مولوی محمد یوسف صاحب مدرس نے "اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر تقریریں کیں۔ مولوی صاحب نے اخلاق فاضلہ اور اخلاق رذیلہ کا امتیاز اچھے پیرایہ میں بیان کیا۔ اور اخلاق فاضلہ کی تین قسمیں عــ۱ دل کی سچائی عــ۲ زبان کی سچائی نمبر۳ عمل کی سچائی بیان کر کے بتایا کہ حقیقی مومن وہی ہے جو ان تینوں پر عمل پیرا ہو اور وہی خدا کا مقرب بندہ بن سکتا ہے۔

اس کے بعد محمد ولی الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے مسئلہ تقدیر پر تقریر کی جس میں قرآن کریم کی بعض آیات اور احادیث کے حوالوں سے بتایا کہ اس وسیع کائنات کا ہر ذرہ اور دنیا کی تمام مخلوقات ایک مقدار کی پابند ہے جو بعض اعمال و افعال کے نتیجہ میں قدرت کی طرف سے مترتب ہوتی ہے اور اسی کا نام تقدیر ہے۔

الحمد للہ کہ ہمارے مقررین نے نو آموز ہونے کے باوجود اچھی تقاریر کیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہم صحیح معنوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد گرامی کو عملی جامہ پہنا سکیں۔

خاکسار رفیق احمد گجراتی سیکرٹری بزم حسن بیان قادیان

رپورٹ کارگذاری بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء دفتر مقامی تبلیغ زائرین قادیان

(از مکرم سید محمد شریف صاحب قائمقام انچارج دفتر زائرین قادیان)

ــــــ بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان ــــــ

حسب سابق اس ماہ بھی دفتر ہذا کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچایا جاتا رہا۔ اس ماہ دفتر ہذا کے ذریعہ جماعت سے متعارف ہونے والے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے والے احباب کی تعداد ۱۰۶۲ ہے۔ جن میں مرد، عورتیں، تعلیم یافتہ، ان پڑھ، کاروباری و ملازمین وغیرہ ہر قسم کے لوگ تھے۔

آنے والے احباب میں ایک حصہ صرف مینار دیکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور ایک حصہ مذہبی لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو مذہب میں دلچسپی لیتے ہیں اور ہماری باتیں سُنکر اور سوالات کر کے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور ایک حصہ ان احباب کا ہوتا ہے کہ جو جماعت سے قدرے متعارف ہوتے ہیں لیکن تفصیلی معلومات حاصل کر کے روحانی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اور مزید جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں ــــ دفتر ہذا کے ذریعہ اب تک جماعت سے متعارف ہونے والوں کی تعداد ۲۶۹۹۴۲ ہے اور دفتر کے ذریعہ تقسیم شدہ لٹریچر کی تعداد ۴۱۷۳۲ ہے۔

سائنٹیفک نظریہ کے ساتھ روحانی نظریہ

(بقیہ صفحہ ۔۔)

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

چونکہ آپ کے ذریعہ ایک محکم اور غیر متبدل روحانی انقلاب کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس لئے آپ کے ذریعہ لائے گئے انقلاب سے دنیا کا نقطۂ نظر ہی یکسر بدل گیا۔ یعنی آپؐ نے ایک طبقہ یا قوم یا ایک نسل کی اصلاح کی جگہ ساری دنیا کی اصلاح کے لئے ایک عالمگیر تعلیم پیش کی۔ اور فرمایا کہ۔

فیھا کتب قیمۃ۔ کہ اس تعلیم میں جملہ تعلیمات سابقہ کا وہ سب حصہ آگیا ہے۔ جس کے باقی رکھنے کی ضرورت تھی اور اس تعلیم کو ایسا جامع و مانع بنا دیا گیا ہے کہ آئندہ زمانہ کے مناسب حال ہر قسم کی ضروریات کو ملحوظ رکھ لیا گیا ہے۔

الغرض آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اس خالص روحانی انقلاب کی نہ صرف بنیاد ڈالی گئی بلکہ اپنے عمل کے ذریعے آپؐ نے وہ انقلاب پیدا کر کے دکھایا اور اس کی ایسی رو چلا دی جو اب تک جاری ہے۔ اور اسی کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اسلام ہی میں ایسے شخص کو مبعوث کیا ہے۔ جو دنیا کو اس خالص اور سچی روحانیت کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ جس کی اس وقت دنیا کو از حد ضرورت ہے۔ اس برگزیدہ بندے کی بعثت کی نسبت نہ صرف یہ کہ مذہب اسلام میں خبر دی گئی تھی۔ بلکہ ہر مذہب نے آخری زمانہ میں اپنے اپنے رنگ میں ایک موعود کی خبر دے رکھی تھی پس اسلام کا موعود درحقیقت موعود اقوام عالم بھی ہے۔

سو مبارک ہو کہ جس چیز کی ضرورت کا اب احساس ہونے لگا ہے ایک عرصہ پہلے دنیا کے حقیقی خالق و مالک کی طرف سے اس کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ اور ملک ہند کو اس بات کا شرف حاصل ہے کہ اسی سرزمین سے ساری دنیا کو سچی روحانی قدروں کا پیغام دیا گیا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی سے اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا اور قائم اور غیر متغیر ہے۔ اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔ اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا۔ جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اسی نے بھیجا ہے تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں۔"

(مسیح ہندوستان میں صلا)

اسی طرح فرمایا:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو چکی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کروں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال کے ذریعہ سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگاؤں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی قوت سے ہوگا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔"

(لیکچر اسلام صلا)

ناجائز ولادتیں

اسٹیٹسمین (۲۳ر نومبر) کے اسٹاف رپورٹر کے قلم سے:۔

"دہلی میونسپل کمیٹی کی پندرہ روزہ صحت رپورٹ پر بحث کرتے ہوئے کل ایک ممبر پیر شاہین نقاش نے کہا کہ ناجائز بچوں کی تعداد جنہیں ان کی مائیں ڈال آتی ہیں میونسپل رقبہ کے اندر بڑھ رہی ہے محکمہ صحت کو چاہیئے کہ وہ ایسی جائیدوں پر کڑی نگرانی رکھے۔"

لیکن اس میں افسوس یا حیرت کا کون سا پہلو ہے یہ بھی تو ایک طریقہ برتھ کنٹرول کی مہم سرکاری کی تجویز پر عمل کی ہے۔ سینماگھروں کی کثرت، ترقی پسند فحش لٹریچر کی اشاعت اور درسگاہوں میں لڑکوں لڑکیوں کے آزادانہ اختلاط

بقایا چندہ جلسہ سالانہ

احباب جماعت و عہدیداران کی خاص توجہ کے لئے

احباب جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی اصولاً جلسہ سالانہ سے قبل کرنی چاہیئے لیکن ابھی کئی جماعتوں کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کا کافی بقایا ہے۔ اخراجات کا بار چندہ جلسہ سالانہ سوفی صدی وصولی نہ ہونے کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ پر ہے۔ اور یہ بار تب ہی اُتر سکتا ہے جبکہ جماعت کا ہر فرد اپنے بقایا کی سوفی صدی ادائیگی کر کے فرض شناسی کا ثبوت دے۔

اس لئے احباب جماعت اور عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے بجٹ کا جائزہ لیں اور جن احباب کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ تاحال واجب الادا ہو ان سے جلد تر وصولی فرما کر مرکز میں بھجوائیں اور کوشش کی جائے کہ آخر دسمبر ۵۸ء تک کوئی جماعت اور فرد ایسا باقی نہ رہے جس نے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کر دی ہو۔

امید ہے احباب اور عہدیداران جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ سوفی صدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

زکوٰۃ

زکوٰۃ ان پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ پس اگر کوئی شخص اس فرض کو بخوشی ادا نہیں کرتا یا ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ ایسا ہی قابل مواخذہ ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی۔ پاکیزہ کرتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے نیز زکوٰۃ دینے والے کے لئے موجب برکت ہے۔

زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ نیز اس کی ادائیگی شیطانی وساوس سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ۔ زکوٰۃ کا فریضہ مختلف چندوں کے باوجود واجب الادا ہے۔ جب تک اسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔ کمپنیوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ نابالغ اور فاتر العقل کے مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جو اس کا متولی ادا کرے۔

اگر دوران سال میں مال کم ہو جائے۔ اور بعد آخر سال میں بڑھ کر بقدر نصاب ہو جائے تو اس پر اس سال کے آخر پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

جملہ سکوں۔ اونٹ۔ گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ۔ دُنبہ۔ تمام غلے پر۔ کھجور۔ انگور اور مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سکوں (روپیہ۔ پیسہ۔ نوٹ وغیرہ) پر زکوٰۃ وزن کے لحاظ سے نہیں بلکہ مالیت کے حساب سے لگائی جاتی ہے۔ اور ان کا نصاب چاندی کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر چاندی کا نرخ کم و بیش ہوتا رہے۔ تو سال کے شروع اور آخر کا لحاظ کیا جاتا ہے

زیورات جو رکھے رہیں اور کبھی کبھی پہنے جائیں ان کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

تقسیم لٹریچر کے لئے عطیہ

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنت کنٹہ دکن نے عبد العظیم صاحب کتب فروش قادیان کو یکصد روپیہ نقد اس غرض کے لئے دیئے گئے تھے کہ وہ اس رقم کی کتب نظارت ہذا کو تبلیغی اغراض کے لئے دے دیں۔ چنانچہ نظارت ہذا نے حسب ضرورت عبد العظیم صاحب سے تبلیغی کتب لے لی ہیں اور انہیں حسب ضرورت تقسیم کیا جائے گا۔

نظارت ہذا اس عطیہ کے لئے محترم سیٹھ صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتی ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے دوسرے مخیر دوستوں کو بھی اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

زکوٰۃ کو ادا کر کے اپنے مالوں کو پاکیزہ بنائیں اور مواخذہ سے بچیں

صرف ایک ہزار کی تعداد

جبکہ اخبار بدر کی متعدد اشاعتوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے "کشوف و الہامات کے مجموعہ" کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ کہ عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ ربوہ سے اطلاع ملی ہے کہ یہ مجموعہ صرف ایک ہزار کی تعداد میں چھپ رہا ہے۔ اس لئے جو دوست اس قیمتی خزانہ کو خریدنا چاہیں وہ جلد اپنے نام اور تعداد سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ اس مجموعہ کی قیمت صرف -/۵ روپیہ ہے اور محصول ڈاک ۵۰ نئے پیسے ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

تبلیغ اسلام

"وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ"

فرمایا: "ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کام (تبلیغ اسلام) میں حصہ لے کافۃ کے یہی معنے ہیں کہ کوئی شخص بھی اس حکم کی تعمیل سے باہر نہ رہے۔ اگر دس لاکھ احمدی ہیں اور ان میں سے ۹ لاکھ ننانوے ہزار ۹ سو ننانوے آدمی اس فرض کو ادا کرتے ہیں اور صرف ایک شخص تبلیغ نہیں کرتا تب بھی جماعت کے لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ سارے کے سارے

تبلیغ اسلام

کر رہے ہیں۔ وہ اسی وقت اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جب وہ اس ایک شخص کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ کیونکہ قرآن کریم کی ہدایت یہ ہے کہ مشرکوں کے مقابلہ میں ساری کی ساری جماعت اور ہر فرد کو ان میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر اگست ۱۹۵۸ء)

ہندوستان میں اس وقت تبلیغی میدان بہت وسیع ہے۔ سیکولر ملک ہونے کی وجہ سے ہم کو ہر قسم کی آسانیاں حاصل ہیں۔ اگر اس وقت سے ہم فائدہ نہ اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے۔

مجھے امید ہے کہ جماعت کا ہر فرد مقامی جماعت کے پروگرام میں حصہ لے کر دفتر ہذا سے تعاون کرے گا۔ اسی طرح مقامی صدر صاحبان اور سیکرٹری تبلیغ کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اس طرف توجہ کریں اور دیگر احباب جماعت کو بھی توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ سیرت النبیؐ

(صفحہ ۹ سے آگے)

کو کامل انسان قرار دے کر بتایا ہے کہ جو خدمات یہ سب اجرام فلکی انجام دے رہے ہیں وہ نفس کامل تنہا ہی فیض دینی و اخلاقی و روحانی رنگ میں انسانیت کو پہنچائے گا۔ اور آپ کے بعد آپ کے متبعین میں چاند اور ستاروں کی طرح خادم انسانیت کے طور پر لوگ کھڑے ہوتے رہیں گے۔

اس کے بعد صدر صاحب محترم نے حاضرین و مقررین کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ کے انتظامات میں خدام الاحمدیہ حیدرآباد اور حکیم محمد دین صاحب مبلغ نے خاص طور پر قابل قدر حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

جلسہ میں جماعت کے مرد۔ خواتین اور بچے۔ کچھ غیر مسلم اور غیر احمدی احباب بھی شریک تھے۔ جلسہ کا اعلان اشتہارات۔ پوسٹروں کے علاوہ پانچ مقامی روزناموں میں کرایا گیا۔ مسٹر گوپال راؤ اکبوٹے سابق وزیر تعلیم حکومت حیدرآباد دکن کی تقریر کے کچھ حصے کو مقامی روزنامہ "رہنمائے دکن" اور "ہمارا اقدام" نے شائع کیا ہے۔ بارش کے باوجود جلسہ کی حاضری بفضلہ حسب معمول تھی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

ماہ نامہ "قصر جدید"

عنقریب حیدرآباد دکن سے ایک ماہنامہ

"قصر جدید"

شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں صرف نظمیں اور غزلیں ہی ہوں گی۔ اور صرف نئے لکھنے والوں کو ہی موقع دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

نئے اور غیر معروف شعراء جلد از جلد پتہ ذیل پر اپنا کلام بھیجیں

۱۸۹ ریڈ ہلز۔ حیدرآباد دکن۔ آندھرا پردیش

خبریں!

جکارتا ۸ر دسمبر۔ بھارت کے راشٹر پتی ڈاکٹر راجندر پرشاد آج انڈونیشیا کی راجدھانی جکارتہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ کا شاہانہ استقبال ہوا۔ انڈونیشی ہوائی فوج کے آٹھ جیٹ لڑاکے ہوائی جہاز اپنی حفاظت میں آپ کے ہوائی جہاز کو ہوائی اڈہ تک لائے۔

نئی دہلی ۸ر دسمبر۔ ریلوے منسٹر شری جگجیون رام نے آج لوک سبھا میں ایک بل پیش کیا جس کی رو سے ریل گاڑیوں میں بلا ضرورت زنجیر کھینچنے والوں کو تین ماہ تک سزائے قید ہو سکے گی اس وقت بلاوجہ زنجیر کھینچنے پر صرف جرمانہ ہی کیا جاتا ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ پچاس روپے ہو سکتا ہے۔ اب پہلی بار سزائے قید دینی مقصود ہے۔ یہ بل انڈین ریلوے ایکٹ کا ترمیمی بل ہے۔ اس کی رو سے کسی ریل گاڑی کے اندر ذرائع مواصلات میں بلا ضرورت مداخلت کرنے پر موجودہ ۵۰ روپیہ جرمانہ کی جو سزا دی جاتی ہے وہ بڑھا دی جائے گی اور اس جرم کے مرتکب لوگوں کو تین ماہ تک قید یا ۲۵۰ روپیہ تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

چنڈی گڑھ ۸ر دسمبر۔ چنڈی گڑھ میں کیپٹل پراجیکٹ ایڈمنسٹریشن کے خاکروبوں کی ہڑتال کا آج دوسرا دن تھا۔ سڑکوں اور گلیوں میں غلاظت کے ڈھیر لگ گئے ہیں اور بدبو پھیل رہی ہے۔ خاکروبوں نے آج شہر میں مظاہرہ کیا اور مانگ کی کہ ان کے جن جیسی ساتھیوں کو معطل کیا گیا ہے انہیں بحال کیا جائے۔ مظاہرین نے مقامی ہیلتھ افسروں کی ارتھیاں بھی اٹھا رکھی تھیں۔

ماسکو ۸ر دسمبر۔ روسی اخبار "پراودہ" نے ایران کو وارننگ دی ہے کہ اگر اس نے امریکہ کے ساتھ نیا فوجی معاہدہ کیا تو روس اور ایران میں ہوئے معاہدہ کے ماتحت روس ایران میں فوجیں بھیج سکے گا۔ معاہدہ کے مطابق اگر روس کی جنوبی سرحد کو خطرہ پیدا ہو تو وہ اپنی فوجیں ایران میں داخل کر سکتا ہے۔ اگر ایران نے امریکہ سے نیا فوجی معاہدہ کیا تو وہ روس کے ساتھ ہوئے معاہدوں کی خلاف ورزی کرے گا۔ ایران نے امریکہ سے جو نیا معاہدہ کیا ہے روسی حلقوں میں اس کا شدید نوٹس لیا گیا ہے۔ ایران کے سرکاری حلقوں نے ابتداء میں اس معاہدہ کے وجود سے انکار کیا تھا۔ لیکن اب اعتراف کر لیا ہے۔

جھجھر ۸ر دسمبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل یہاں ایک پبلک جلسہ میں جو تقریر کی تھی۔ آج اس کی مفصل رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ پنڈت نہرو نے اناج کے سرکاری بیوپار کے بارے میں کہا کہ حکومت تھوک فروش ڈیلروں کی طرف سے حکومت کو اس سکیم کو ترک کر دینے پر مجبور کرنے کی کسی دھمکی سے مرعوب نہ ہوگی۔

لندن ۸ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برلن کے متعلق روس کی نئی تجویز کا جواب دینے کے سوال پر مغربی جرمنی اور برطانیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ مغربی جرمنی کے چانسلر کا خیال ہے کہ برلن کے متعلق کرشچیف کی تجویز مسترد کر دی جائے۔ لیکن برطانیہ کا خیال ہے کہ برلن کا سوال جرمنی کو متحد کرنے کے پرانے سوال سے وابستہ کر دیا جائے۔ امریکہ برلن کے متعلق پالیسی کا فیصلہ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کرے گا۔

کیپ کناورل ۵ر دسمبر۔ اگرچہ سرکاری حلقے خاموش ہیں۔ لیکن یہ افواہ برابر تقویت حاصل کر رہی ہے کہ امریکہ اسی ہفتہ سورج کا ایک مصنوعی سیارہ روانہ کرے گا۔ جو آفتاب کے گرد چکر لگانے لگا۔ اس سے قبل امریکی سائنسدانوں نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ روسیوں نے مریخ کو ایک مصنوعی سیارہ روانہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ مصنوعی سیارہ جس کا وزن ۳۰ پونڈ ہوگا۔ جو پیٹر میزائل کے ذریعہ روانہ کیا جائے گا۔ جو پیٹر میزائل میں تین سرجنٹ میزائل نصب ہوں گے۔ پہلے جو پیٹر میزائل چلے گا اس کے بعد تینوں سرجنٹ میزائل یکے بعد دیگرے چلتے رہیں گے۔ اس طرح یہ مصنوعی سیارہ چاند سے آگے بڑھ کر سورج تک پہنچ جائے گا اور اس کے گرد چکر لگانے لگے گا۔

کراچی ۸ر دسمبر پتہ چلا ہے کہ پانچ جاپانی ماہرین یہاں عنقریب ہی حکومت پاکستان کو چھوٹی صنعتوں کے مختلف پلانوں پر خصوصاً مارکیٹنگ پر مشورہ دینے کی غرض سے آ رہے ہیں۔ حکومت پاکستان چھوٹی صنعتوں کو ترقی دینے کی انتہائی کوشش کر رہی ہے۔

کراچی ۵ر دسمبر۔ [illegible] معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ گیارہ سال میں ۵ کروڑ روپے کا سمگل کیا ہوا مال برآمد ہوا ہے۔ جبکہ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد کے ایک ماہ میں دو کروڑ روپے کا مال برآمد ہوا۔ اس میں ڈیڑھ ٹن سونا۔ گھڑیاں۔ اعلیٰ اقسام کا کپڑا اور دیگر قیمتی سامان شامل ہے۔

پورٹو نوو (ڈاہومی) ۵ر دسمبر مغربی افریقہ میں فرانسیسی نوآبادی ڈاہومی کو کل جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔ یہ اعلان مقامی اسمبلی کے اجلاس میں کیا گیا۔ نئی جمہوریہ فرانسیسی برادری کا رکن رہے گی۔ اس کی آبادی ۵۰۰،۵۰ ہے اور یہ علاقہ نائیجیریا کی سرحد پر ۴۴ مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔

نیویارک ۶ر دسمبر۔ امریکی افواج کا یہ خیال ہے کہ وہ بہت جلد ایک ایسی گیس ایجاد کر لیں گے جو میدان جنگ میں دشمنوں کو بزدلوں کا ایک گروہ بنا کر رکھ دے گی۔ اب تک اس گیس کا تجربہ صرف ایک بلی پر کیا گیا ہے۔ اور کامیابی حاصل کی گئی ہے۔ اس امر کا انکشاف یہاں آرمی آرڈی نینس کارپس کے چیف ڈپٹی میجر جنرل شومبرگ نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس قسم کے غیر مہلک ہتھیاروں سے بغیر کسی کو مارے یا زخمی کئے ہوئے جنگ کا ایک بڑا حصہ فتح کیا جا سکے گا۔ میجر جنرل شومبرگ نے اس موقع پر ایک فلم دکھائی ہے جس میں اس گیس کے زیر اثر ایک بلی کو شیشے کے ایک کیس میں دکھایا گیا اور اس کے قریب ایک چوہا ادھر ادھر پھدک رہا تھا اور بلی بدمعو کی طرح بیٹھی تھی۔

لاہور ۶ر دسمبر۔ تقریباً دو ہزار سالہ پرانا یعنی حضرت عیسےٰ کے زمانہ سے قائم تاریخی شہر لاہور اور اس کی دس لاکھ آبادی اس وقت ایک بڑے خطرہ سے دوچار ہے اور اندیشہ ہے کہ آئندہ چند برسوں کے اندر اندر دریائے سندھ کے بیسن سے تعلق رکھنے والے اور دوسرے شہر و قصبات بھی کہیں کیچڑ اور دلدل کا سمندر نہ بن جائیں۔ کیونکہ اس علاقہ میں زیر زمین سطح بلند ہو رہی ہے۔ دو سو برس قبل اسی لاہور میں کنواں کھودنے والوں کو پانی نکالنے میں پچاس پچاس فیٹ کی گہرائی تک زمین کھودنی پڑتی تھی لیکن اب جہاں کہیں سے پانی حاصل کرنا ہو صرف سات فٹ کی گہرائی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مغربی پاکستان کے محکمہ آبپاشی نے ایک غیر مطبوعہ جائزہ کی بنا پر متنبہ کیا ہے کہ اگر لاہور میں زمینی آبی سطح کی بلندی کے سلسلے کو روکنے کا کوئی کام نہیں کیا جاتا تو چند برسوں کے اندر اندر شہر لاہور ایک کیچڑ کے تالاب کی شکل اختیار کر لے گا۔ سطح آب کی اس بلندی کا خدشہ یہاں نہیں ہے۔

واشنگٹن ۶ر دسمبر۔ سوویت آذر بائیجان کی حکمران کمیونسٹ پارٹی نے احکام جاری کئے ہیں کہ اس مسلم اکثریتی علاقے آذر بائیجان میں مذہب دشمن سرگرمیوں کو زور شور سے شروع کیا جائے۔ ان احکام کا انکشاف ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے جو سوویت آذر بائیجان کمیونسٹ پارٹی کے حالیہ اجلاس میں کئے گئے فیصلوں کے متعلق ہے اور جسے باکو کے روسی ریڈیو سے نشر کیا گیا ہے۔ سوویت آذر بائیجان اور ایران کی سرحدیں ملتی ہیں۔ برسوں پہلے یہ ایک خاص مسلم علاقہ تھا۔ اب بھی بڑی تعداد میں روسیوں کی آباد کاری کے باوجود یہاں ترکی تاتاریوں کی اکثریت ہے۔ نشریہ میں اس علاقہ میں مذہب کو "ماضی کی نشانیاں" بیان کیا گیا اور شکایت کی گئی۔ کہ ہم میں ابھی تک ایسے بھی شہری موجود ہیں جن پر مذہب کا اثر غالب ہے۔

نشریہ میں مزید کہا گیا کہ ہمارا فرض ہے کہ مذہب دشمن پروپیگنڈا کو کافی حد تک تقویت دیں، اجتماعی پروپیگنڈے اور تعلیم کی سرگرمیوں کی توسیع کریں۔

قادیان۔ مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۵۸ء جناب سردار گورنجن سنگھ صاحب باجوہ سابق وزیر گورنمنٹ پنجاب کے بھتیجے سنتوار سربندر سنگھ کی شادی کے موقعہ پر جناب سردار صاحب نے بہت سے معززین کو دعوت چائے پر مدعو کیا۔ اس موقعہ پر سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں سپیکر، جناب سردار اُدھم سنگھ ناگو کے جناب سردار گورلال سنگھ ایس۔ پی گورداسپور اور بہت سے ممبران اسمبلی اور علاقہ شامل ہوئے۔
جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت، مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ، مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے، مکرم حکیم خلیل احمد صاحب، مکرم برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اور اکثر معززین سے تعارف اور ملاقات کا موقع ملا۔ الحمدللہ

اور اپنی جمہوریہ کے دانشوروں خصوصاً سرکردہ سائنسدانوں کو اس کام کے لئے متوجہ کریں۔

روس کے دوسرے علاقوں میں بھی ایسے ہی احکام جاری کئے گئے ہیں۔ پچھلے ہفتہ بتایا گیا تھا کہ سوویت تاجکستان میں بھی جو کہ کسی وقت ایک خالص مسلم اور زیادہ غیر روسی علاقہ تھا۔ دہریت کا شدید پروپیگنڈہ باقاعدگی سے جاری ہے۔

کراچی ۵ر دسمبر حکومت پاکستان نے کراچی کے قریب